REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

جلد ۳۹ — شمارہ ۴۱

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- عبدالحق فضل

نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۶۰ روپے
ششماہی ۳۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۲۵۰ روپے
فی پرچہ ایک روپیہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان ۔ ۱۴۳۵۱۶

بفضل اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں ۔ الحمد للہ ۔
احباب کرام حضور انور کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، خصوصی حفاظت اور مقاصد عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی کے لئے تواتر کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں ۔

۲۸ ربیع الاول ۱۴۱۱ ہجری — ۱۸ اخاء ۱۳۶۹ ہش — ۱۸ اکتوبر ۱۹۹۰ء

صد سالہ جشن تشکر اور جماعت احمدیہ سیرالیون کے اڑتیسویں (۳۸) جلسہ سالانہ کا انعقاد

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور صدر مملکت سیرالیون کی طرف سے حوصلہ افزا اور خوشکن پیغامات

"سیرالیون نے میرا دل جیت لیا ہے ۔ میری ہمدردیاں آپ کے ساتھ ہیں ۔ اور میں پہلے سے کہیں زیادہ اپنے آپ کو اہل سیرالیون کے قریب محسوس کرتا ہوں میری آرزو ہے کہ یہ خوبصورت ملک جلد از جلد ترقی کی منازل طے کرے ۔"
(حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

" امیر صاحب سیرالیون، منتظمین کرام اور سامعین جلسہ کو سلام اور کانفرنس کی مبارکباد ۔" (صدر مملکت سیرالیون)

"احمدیہ مسلم مشنریز اسلام، قرآن اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق کار کا پرچار کرتے ہیں اور اس سے انہیں کوئی نہیں روک سکتا ۔" (وزیر مذہبی امور سیرالیون)

"پچھلے سال اللہ تعالیٰ نے ایک چیفڈم ہمیں جماعت کو عطا کی تھی ۔ اس سال مزید تین چیفڈمز احمدی ہوئی ہیں ۔ آئندہ سال ہم نے انشاء اللہ تعالیٰ نو (۹) چیفڈمز اسلام اور احمدیت کی آغوش میں لانی ہیں ۔" (امیر و مشنری انچارج سیرالیون مکرم خلیل احمد صاحب مبشر)

ملک کے ناگزیر حالات کے باوجود جلسہ بہت کامیاب رہا ۔ حاضری پانچ ہزار تھی ۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ۔

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی سعید الرحمٰن صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کا جلسہ صد سالہ جشن تشکر مورخہ ۸ - ۹ - ۱۰ دسمبر ۱۹۸۹ء بروز جمعہ ۔ ہفتہ ۔ اتوار اپنی سابقہ روایات کے ساتھ پوری شان و شوکت سے جنوبی صوبہ کے ہیڈ کوارٹر بو (BO) میں منعقد ہوا ۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہر لحاظ سے کامیاب رہا ۔ یہ جلسہ نئے احمدی احباب کی تربیت اور پرانے احمدیوں کے ایمانی جوش کو بیدار کرنے کا موجب بنا ۔

ملک کی اقتصادی بدحالی اور جلسہ کی کامیابی :-

سیرالیون کی مالی و اقتصادی حالت دن بدن بلکہ لحظہ بہ لحظہ بد سے بدتر ہوتی چلی جا رہی ہے ۔ خصوصاً پٹرول کی حالت سب سے زیادہ بدتر ہے ۔ بسوں کے کرایہ جات میں بے حد اضافہ ہو چکا ہے جو کہ غریب آدمی کی طاقت سے باہر ہے ۔ جلسہ کے ایام میں پٹرول کی شدید قلت تھی ۔ ٹرانسپورٹ کا بڑا حصہ معطل ہو چکا تھا ۔ ان دقتوں کے باوجود حضرت مہدیٔ پاک کے دیوانے دور و نزدیک سے اس کثرت سے اچھلتے کودتے جلسہ میں آ پہنچے کہ سیرالیون کے سالانہ جلسوں میں پہلے اس کی مثال نہیں ملتی ۔

پندرہ احباب پر مشتمل ایک قافلہ پچاس میل پیدل چل کر پہنچا

ماجو (MOKAJO) ٹاؤن جو BO سے پچاس میل دور ہے سے ایک قافلہ پیدل چل کر جلسہ پر حاضر ہوا ۔ پندرہ احباب کے اس قافلہ میں مردوں کے شانہ بشانہ سات عورتیں بھی شامل تھیں ۔ ایک اور قافلہ تیس میل پیدل چل کر BO پہنچا ۔ اس قافلہ میں تین عورتیں شامل تھیں ۔ ان مشکلات کے باوجود مسلسل پیشقدمی حضرت اقدس مہدیٔ پاک علیہ السلام کی دعاؤں کا اثر یا عشق رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ ہے ۔

مہمانان کی آمد اور ان کا والہانہ استقبال

مہمانوں کی آمد کا سلسلہ جلسہ سے دو تین دن پہلے ہی سے شروع ہو چکا تھا ۔ لیکن ۷ دسمبر کو مہمان بسوں، ٹرکوں اور ویگنوں کے ذریعہ قافلوں کی شکل میں آنے شروع ہوئے ۔ مکرم امیر صاحب مولانا خلیل احمد صاحب مبشر مشنری انچارج سیرالیون بھی تشریف لا چکے تھے ۔ اکثر قافلوں کا انہوں نے خود دیگر احباب جماعت کے ساتھ استقبال کیا ۔ سات اور آٹھ دسمبر کی درمیانی رات بو شہر نعرہ ہائے تکبیر سے گونجتا رہا ۔ مشن ہاؤس میں جامعہ احمدیہ کے طلباء دوسرے خدام کے ساتھ ڈیوٹی پر موجود تھے جنہوں نے مہمانوں کی رہنمائی کی ۔ اور انہیں قیام و طعام کی جگہوں تک پہنچایا ۔

قیام و طعام :-

حسب سابق امسال بھی قیام و طعام کا چارٹ پہلے سے شائع کر دیا گیا تھا ۔ اور ہر ریجن کو بھجوا دیا گیا تھا ۔ اس سال قیام و طعام کا انتظام بائیس (۲۲) گھروں میں کیا گیا تھا ۔ افسر خوراک نے پہلے سے ان گھروں میں راشن پہنچا دیا تھا ۔ اور کھانے کی تیاری کے سلسلہ میں مناسب ہدایات جاری کر دی تھیں ۔ الحمد للہ قیام و طعام کا انتظام تسلی بخش رہا ۔ اگرچہ یہ انتظام تین چار دن کے لئے تھا لیکن مستقل طور پر مہمانوں اور میزبانوں کے درمیان مواخات کا مضبوط رشتہ قائم کر گیا ۔

جلسہ گاہ کی تیاری :-

جلسہ گاہ کی تیاری کا کام مسٹر اے ۔ ٹی ۔ جالو وائس پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول بو کے ذمہ تھا ۔ انہوں نے سکول کے اساتذہ و طلباء کی مدد سے جلسہ گاہ اور راستوں کو رنگا رنگ جھنڈیوں اور بینرز سے دلہن کی طرح سجا رکھا تھا ۔ اس کے علاوہ احمدیہ مسجد ناصر اور مشن ہاؤس بو کی تزئین کا فریضہ جامعہ احمدیہ بو کے ایک ہونہار طالب علم مسٹر الحاجی سیسے کے ذمہ تھا ۔ انہوں نے بھی ان ہر دو جگہوں کو خوب سجا رکھا تھا ۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ ۔

جلسہ سالانہ کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز :-

مورخہ ۸ دسمبر ۸۹ء صبح نو بجے سے پہلے ہی احباب جلسہ گاہ میں جمع ہو چکے تھے ۔

(باقی دیکھیں صفحہ ... پر)

پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا ۔ پروپرائیٹر: نگران بدر بورڈ قادیان ۔

پاکستان کو پاگل خانہ کہنے پر

کس کے خلاف کارروائی کی جائے؟

روزنامہ "مساوات" لاہور مورخہ ۱۲ر اگست ۱۹۹۰ء کی اشاعت میں عالمی مجلس احرارِ اسلام ربوہ کے رہنما مولانا قاری اللہ یار ارشد کی طرف سے یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد کی شہریت ختم کی جائے اور انٹرپول کے ذریعہ گرفتار کرکے اس کے خلاف پاکستان کو بدنام کرنے پر بغاوت کے الزام میں مقدمہ چلایا جائے۔ کیونکہ انہوں نے اپنی تقریر میں پاکستان کو پاگل خانہ قرار دیا ہے۔ روزنامہ "نوائے وقت" لاہور اور "جنگ" لاہور میں بھی اسی قسم کے مطالبات شائع ہوئے ہیں۔

جماعتِ احمدیہ کے ترجمان جناب رشید احمد چوہدری نے اس الزام کی تردید کرتے ہوئے وضاحت کی ہے کہ یہ بیان حضرت امام جماعتِ احمدیہ کا اپنا نہیں ہے۔ بلکہ پاکستانی اخباروں میں شائع شدہ سیاستدانوں کے بیانات کو امام جماعتِ احمدیہ نے یو۔کے کے ۲۵ ویں سالانہ جلسہ کے موقع پر پڑھ کر سنایا تھا۔ ان میں سے ایک بیان تو قومی محاذِ آزادی کے سربراہ معراج محمد خاں صاحب کا تھا جو روزنامہ "جنگ" لندن کی ۲۲ر مئی ۱۹۹۰ء کی اشاعت میں شائع ہوا۔ جس میں انہوں نے کہا تھا:-

"اگر ضیاء الحق کے دَور کو جیل خانہ قرار دیا جائے تو موجودہ دَور کو **پاگل خانہ** قرار دیا جا سکتا ہے"

دوسرا بیان پاکستان جمہوری پارٹی کے سربراہ نوابزادہ نصر اللہ خاں کا تھا۔ جو روزنامہ "جنگ" لاہور مورخہ ۱۲ر اپریل ۱۹۹۰ء میں شائع ہوا ہے۔ جس میں موصوف نے کہا کہ:-

"تشدد آمیز کارروائیوں اور فرقہ دارانہ مفادات سے محسوس ہوتا ہے کہ **ملک پاگل خانہ بنتا جا رہا ہے**"

جناب رشید احمد چوہدری نے کہا کہ امام جماعتِ احمدیہ نے تو اس قسم کے بیانات پڑھ کر وضاحت فرمائی تھی کہ پاکستان روز بروز تنزل کی طرف اس لئے جا رہا ہے کہ وہاں احمدیوں پر محض اس وجہ سے مظالم ڈھائے جا رہے ہیں کہ وہ خدا اور اس کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیتے ہیں۔

جماعتِ احمدیہ کے ترجمان نے مولانا ارشد سے سوال کیا کہ بتائیں مقدمہ کن پر چلایا جائے اور شہریت کس کی ختم کی جائے۔ پاکستان جمہوری پارٹی کے سربراہ نوابزادہ نصر اللہ خاں صاحب کی یا قومی محاذ آزادی کے سربراہ معراج محمد خاں صاحب کی ——؟

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

عالمی مجلس احرار اور ان کے ہمنوا علماء کو سوچنا چاہیئے کہ:-

اوّل:— ۱۹۵۴ء میں تحقیقاتی عدالت کے سامنے وہ جب مسلمان کی متفقہ تعریف پیش کرنے سے قاصر رہے۔ حالانکہ ہر مسلمان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ مسلمان کسے کہتے ہیں۔ لہذا ان کا دینی اور اسلامی مبلغِ علم کا تو اسی وقت ثبوت مل گیا تھا کہ یہ علماء ظاہری علوم رکھنے کے باوجود دینی اور اسلامی علوم سے بالکل بے بہرہ ہیں۔

دوم:— حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے چیلنج مباہلہ کے ایک ماہ گزرنے پر اسلم قریشی کی بازیابی کے موقعہ پر یہ احراری اور ختم نبوت کے نام نہاد علماء عالمی سطح پر جھوٹے ثابت ہو گئے تھے۔ کیونکہ ان کا دعویٰ تھا کہ اسلم قریشی کو حضرت امام جماعت احمدیہ اور بعض دوسرے احمدیوں نے اغوا کرکے قتل کر دیا ہے۔ اور اس طرح آیتِ مباہلہ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ کے مطابق خدا تعالیٰ کی لعنت کے پورے پورے مصداق ثابت ہو گئے تھے۔

سوم:— اب ان کا دیوانہ پن ملاحظہ ہو کہ پاکستان کو پاگل خانہ تو اُن کے آقا قرار دے رہے ہیں۔ اور یہ نہایت ڈھٹائی کے ساتھ اس کا الزام حضرت امام جماعتِ احمدیہ کو دے رہے ہیں۔ یہ جنون نہیں تو اور کیا ہے ؎

جنوں کا نام خرد رکھ دیا خرد کا جنوں
جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے

—٭—

عبد الحق فضل

ہر دم تری ثناء کے ترانے پڑھیں گے ہم

شعلوں میں وہ جلائیں یا مسمار گھر کریں
دشمن کے اس ستم سے نہ ہرگز ڈریں گے ہم

ہرگز کبھی نہ غیر کے دَر پر جھکے گا سر
ذاتِ کریم پر ہی توکّل کریں گے ہم

دشمن کی آرزو ہے ہمیں دے شکستِ فاش
فتح و ظفر ہماری ہے ڈٹ کر لڑیں گے ہم

مشرق کا واقعہ ہو یا مغرب کی کوئی بات
اللہ کے حضور ہی رویا کریں گے ہم

جلتا رہے گا نارِ حسد میں عدو مِرا
اللہ کے کرم سے ترقی کریں گے ہم

ہم شیر ہیں خدا کے، نہیں ہم کو کوئی ڈر
جتنا ہمیں دباؤ گے اتنا بڑھیں گے ہم

مولا کرم سے پھیر دے دُنیا کے دِل اِدھر
ہر دم تری ثناء کے ترانے پڑھیں گے ہم

ثابت قدم رہیں گے سدا ابتلاؤں میں
انجام کار راہِ خدا میں مریں گے ہم

قادر ہے کارساز ہے مولا مِرا خلیق
جاں، جانِ آفریں پہ نچھاور کریں گے ہم

(اِنْ شَآءَ اللّٰہ)

○ خلیق بن فائق گورداسپوری۔

۲۶-۹-۸۹

تحریکِ وقفِ نو اور والدین کی ذمہ داریاں

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

۳ر اپریل ۱۹۸۷ء مطابق ۳ر شہادت ۱۳۶۶ ہش کو مسجد فضل لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدیت کی دوسری صدی کے استقبال کے لئے اور اس صدی میں اُبھرنے والی ذمہ داریوں کی ادائیگی اور دوسری صدی کے نئے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے وقفِ نو کی بابرکت تحریک کا اعلان فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ..... خدا تعالیٰ نے مجھے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ میں احباب سے یہ تحریک کروں کہ وہ عہد کریں کہ آئندہ دو سال کے اندر (بعدہٗ حضور نے اس مدت کو بڑھا کر چار سال کر دیا) جس کو بھی جو اولاد نصیب ہوگی وہ اسے خدا کے حضور پیش کر دے گا اور کچھ مائیں حاملہ ہیں تو وہ بھی عہد کریں کہ اگر اس تحریک میں پہلے شامل نہیں ہو سکی تھیں تو اب شامل ہو جائیں۔ لیکن ماں باپ کو مل کر عہد کرنا ہوگا۔ دونوں کو اکٹھے فیصلہ کرنا چاہئے تاکہ اس سلسلہ میں جو بچے پیدا ہوں، اولاد کی تربیت میں یک رنگی پیدا ہو اور بچپن ہی سے ان کی اعلیٰ تربیت شروع کر دی جائے اور اعلیٰ تربیت کے ساتھ ان کو بچپن ہی سے اس بات پر آمادہ کیا جائے کہ وہ ایک عظیم مقصد کے لئے ایک عظیم الشان وقت میں پیدا ہوئے ہیں۔ یہ وہ وقت ہے جبکہ غلبۂ اسلام کی ایک صدی غلبۂ اسلام کی دوسری صدی سے مل گئی ہے۔ اس سنگم پر تمہاری پیدائش ہوئی ہے اور اس نیت اور دعا کے ساتھ ہم نے تجھ کو خدا سے مانگا تھا اور ہم نے یہ دعا کی تھی کہ اے خدا تو آئندہ نسلوں کی تربیت کے لئے ان کو عظیم الشان مجاہد بنا۔ اگر اس طرح دعائیں کرتے ہوئے لوگ ان دو سالوں میں اپنے ہاں پیدا ہونے والے بچوں کو وقف کریں گے تو مجھے یقین ہے کہ ایک بہت ہی حسین اور بہت ہی پیاری نسل ہماری آنکھوں کے سامنے دیکھتے دیکھتے خدا کی راہ میں قربانی کرنے کے لئے تیار ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اسی طرح مؤرخہ ۱۰ر فروری ۱۹۸۹ء بمطابق ۱۰ر تبلیغ ۱۳۶۸ ہش کو مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس خواہش کا اظہار فرماتے ہوئے کہ

"کم سے کم پانچ ہزار بچے اگلی صدی کے واقفینِ نو کے طور پر ہم خدا کے حضور پیش کریں۔"

ساتھ ہی حضور نے اس مبارک تحریک کے عرصہ میں مزید دو سال کا اضافہ فرما دیا (اس طرح وقفِ نو کی تحریک کی میعاد اب ۳ر اپریل ۱۹۹۱ء تک ہے۔ اور سیدنا حضور انور نے ۲۸ر جولائی ۱۹۹۰ء کو جلسہ سالانہ لندن کے موقعہ پر یہ خوشخبری سنائی ہے کہ بفضلہ تعالیٰ واقفینِ نو کی تعداد پانچ ہزار ہو چکی ہے۔ ناقل)

اسی اعلان کے ساتھ ہی تحریک جدید انجمن احمدیہ اور والدین کے لئے ہدایات جاری کرتے ہوئے فرمایا:-

"بہت سے والدین مجھے لکھ رہے ہیں کہ ان بچوں کے متعلق ہمیں کیا کرنا ہے۔ تو جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا اس کے دو حصے ہیں۔ اوّل یہ کہ جماعت کی انتظامیہ نے کیا کرنا ہے اور دوسرا یہ کہ بچوں کے والدین نے کیا کرنا ہے۔"

والدین کی راہنمائی کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات درج ذیل ہیں:-

والدین واقفین پر گہری نظر رکھیں

"بچوں کی یہ جو تازہ کھیپ آنے والی ہے اس میں ہمارے پاس خدا کے فضل سے بہت سا وقت ہے اور اگر اب ہم ان کی پرورش اور تربیت سے غافل رہے تو خدا کے حضور مجرم ٹھہریں گے اور پھر ہرگز یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اتفاقاً یہ واقعات ہو گئے ہیں۔ اس لئے والدین کو چاہئے کہ ان بچوں کے اوپر سب سے پہلے خود گہری نظر رکھیں۔ اور جیسا کہ میں بیان کروں گا بعض تربیتی امور کی طرف خصوصیت سے توجہ دیں اور خدانخواستہ وہ سمجھتے ہوں کہ بچہ اپنی افتادِ طبع کے لحاظ سے وقف کا اہل نہیں ہے تو ان کو دیانت داری اور تقویٰ کے ساتھ جماعت کو مطلع کرنا چاہئے کہ میں نے تو اپنی صاف نیت سے خدا کے حضور ایک تحفہ پیش کرنا چاہا تھا مگر بدقسمتی سے اس بچے میں یہ یہ باتیں ہیں اگر ان کے باوجود جماعت اس کو لینے کے لئے تیار ہے تو میں حاضر ہوں۔ ورنہ اس وقف کو منسوخ کر دیا جائے۔ پس اس طریق پر بڑی سنجیدگی کے ساتھ ابھی سے آئندہ ان واقفینِ نو کی تربیت کرنی ہے۔"

۲۔ بچوں میں اخلاقِ حسنہ کی آبیاری

"ہر واقفِ زندگی بچہ جو وقفِ نو میں شامل ہے بچپن سے ہی اس کو سچ سے محبت اور جھوٹ سے نفرت ہونی چاہئے اور یہ نفرت اس کو گویا ماں کے دودھ میں ملنی چاہئے۔ جس طرح RADIATION کسی چیز کے اندر سرایت کرتی ہے اس طرح پرورش کرنے والی ماں باپ کی باہوں میں سچائی اس بچہ کے دل میں ڈوبنی چاہئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ والدین کو پہلے سے بہت بڑھ کر سچا ہونا پڑے گا۔ ضروری نہیں کہ سب واقفینِ زندگی کے والدین سچائی کے اس اعلیٰ معیار پر قائم ہوں جو اعلیٰ درجہ کے مومنوں کے لئے ضروری ہے اس لئے اب ان بچوں کی خاطر ان کو اپنی تربیت کی طرف بھی توجہ کرنی ہوگی۔ اور پہلے سے کہیں زیادہ احتیاط کے ساتھ گھر میں گفتگو کا انداز اپنانا ہوگا اور احتیاط کرنی ہوگی کہ لغو باتوں کے طور پر یا مذاق کے طور پر بھی وہ آئندہ جھوٹ نہیں بولیں گے کیونکہ یہ خدا کی مقدس امانت اب آپ کے گھر میں پل رہی ہے۔

قناعت کے متعلق میں نے کہا تھا اس کا واقفین سے بڑا گہرا تعلق ہے۔ بچپن ہی سے ان بچوں کو قانع بنانا چاہئے۔ اور حرص و ہوا سے بے رغبتی پیدا کرنی چاہئے۔ عقل اور فہم کے ساتھ اگر والدین شروع سے تربیت کریں تو ایسا ہونا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ غرض دیانت اور امانت کے اعلیٰ مقام تک ان بچوں کو پہنچانا ضروری ہے۔ علاوہ ازیں بچپن سے ایسے بچوں کے مزاج میں شگفتگی پیدا کرنی چاہئے۔ ترش روئی وقف کے ساتھ پہلو بہ پہلو نہیں چل سکتی۔ ترش رو واقفینِ زندگی ہمیشہ جماعت میں مسائل پیدا کیا کرتے ہیں اور بعض دفعہ خطرناک فتنے بھی پیدا کر دیا کرتے ہیں اس لئے خوش مزاجی اور اس کے ساتھ تحمل یعنی کسی کی بات کو برداشت کرنا یہ دونوں صفات واقفینِ زندگی کے لئے بہت ضروری ہیں۔ مذاق یعنی مزاح اچھی چیز ہے لیکن مزاح کے اندر [illegible] ہونی چاہئے اور مزاح کی پاکیزگی کئی طرح سے ہو سکتی ہے۔ لیکن [illegible] اس وقت خاص طور پر دو باتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ گندے لطائف کے ذریعے اپنے یا غیروں کے دل بہلانے کی عادت نہیں ہونی چاہئے اور دوسرے یہ کہ اس میں لطافت ہو۔ مذاق اور مزاح کے لئے ہم لطافت کا لفظ [illegible] کرتے ہیں یعنی اس کو لطیفہ کہتے ہیں۔ لطیفہ کا مطلب ہی یہ ہے کہ یہ بہت ہی لطیف چیز ہے۔ ہر قسم کی [illegible] اور کھونڈا پن لطافت سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ کثافت سے تعلق رکھتا ہے۔

غِنا کے متعلق میں [illegible] بیان کر چکا ہوں۔ قناعت کے [illegible] کا مقام آتا ہے اور غنا کے نتیجہ میں جہاں ایک طرف امیر سے حسد پیدا نہیں ہوتا وہاں غریب سے شفقت ضرور پیدا ہوتی ہے۔ غنا کا یہ مطلب [illegible]

دنیا کی ضرورت سے انسان غنی ہو جاتا ہے۔ انسان اپنی ضرورت سے دوسرے کی خاطر غنی ہوتا ہے۔ اسلامی غنا میں یہ ایک خاص پہلو ہے نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔ اس لئے واقفین بچے ایسے ہونے چاہئیں جو ہر قسم کی تکلیف سے غنی رہیں لیکن غیر کی امارت سے غنی ہو جائیں کسی کو اچھا دیکھ کر انہیں تکلیف نہ پہنچے لیکن کسی کو تکلیف میں دیکھ کر ضرور تکلیف محسوس کریں۔"

۵۔ منکسرانہ رویہ اپنانے کی تربیت :-

"ہمیں ایسے واقفین بچے چاہئیں جن کو شروع ہی سے اپنے غصہ کو دبانے کی عادت ہونی چاہئے جن کو اپنے سے کم علم کو حقارت سے نہیں دیکھنا چاہئے جن کو یہ حوصلہ ہو کہ وہ مخالفانہ باتیں سنیں اور تحمل کا ثبوت دیں۔ جب ان سے کوئی بات پوچھی جائے تو تحمل کا ایک یہ بھی تقاضا ہے کہ ایک دم منہ سے کوئی بات نہ نکالیں بلکہ کچھ غور کر کے جواب دیں۔ یہ ساری ایسی باتیں ہیں جو بچپن ہی سے طبیعتوں میں اور عادتوں میں رائج کرنی پڑتی ہیں۔ اگر بچپن سے یہ عادتیں پختہ نہ ہوں تو بڑے ہو کر بعض دفعہ ایک انسان علم کے ایک بہت بلند معیار تک پہنچنے کے باوجود بھی ان عام سادہ سادہ باتوں سے محروم رہ جاتا ہے...

اس بات کی بچپن سے عادت ڈالنی چاہئے کہ جتنا علم ہے اسی حد تک علم کے طور پر بیان کریں۔ جتنا اندازہ ہے اس کو اندازے کے طور پر بیان کریں۔ اور اگر بچپن میں آپ نے یہ عادت نہ ڈالی تو بڑے ہو کر پھر دوبارہ بڑی عمر میں اسے رائج کرنا بہت مشکل کام ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ایسی باتیں انسان بغیر سوچے کرتا ہے۔ عادت کا مطلب ہی یہ ہے کہ خود بخود منہ سے ایک بات نکلتی ہے اور یہ بے احتیاطی بعض دفعہ پھر انسان کو جھوٹ کی طرف بھی لے جاتی ہے اور بڑی مشکل صورتحال پیدا کر دیتی ہے۔"

۶۔ مالی امور میں خصوصی احتیاط کی تعلیم :-

"غیر معمولی تعلیم میں واقفین بچوں کی بنیاد وسیع کرنے کی خاطر جو ٹائپ سیکھ سکتے ہیں ان کو ٹائپ سکھانا چاہئے۔ اکاؤنٹس رکھنے کی تربیت دینی چاہئے۔ دیانت پر جیسا کہ میں نے کہا تھا بہت زور ہونا چاہئے۔ اموال میں خیانت کی کمزوری ہے یہ بہت ہی بھیانک ہو جاتی ہے۔ اگر واقفین زندگی میں پائی جائے اس کے بعض دفعہ نہایت ہی خطرناک نتائج نکلتے ہیں۔ وہ جماعت جو خالصۃً طوعی چندوں پر چل رہی ہے اس میں دیانت کو اتنی غیر معمولی اہمیت حاصل ہے گویا یہ ہماری شہ رگ کی حفاظت ہے اور یہ سارا مالی نظام جو جماعت احمدیہ کا جاری ہے وہ اعتماد اور دیانت کی وجہ سے جاری ہے۔ اگر خدا نخواستہ جماعت میں یہ احساس پیدا ہو گیا کہ واقفین زندگی اور سلسلہ کے بعض اموال پر کام کرنے والے خود بد دیانت ہیں تو ان کو چندے دینے کی جو توفیق نصیب ہوتی ہے اس توفیق کا گلا گھونٹا جائے گا..... جس کو جمع تفریق نہیں آتی اس بیچارے کے نتیجے بعض دفعہ بد دیانتیاں ہو جاتی ہیں اور بعد میں پھر الزام اس پر لگتے ہیں اور بعض دفعہ تحقیق کے نتیجہ میں وہ بری بھی ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ معاملہ الجھا ہی رہتا ہے۔ ہمیشہ ابہام باقی رہ جاتا ہے کہ پتہ نہیں بد دیانت تھا یا نہیں۔ اس لئے اکاؤنٹس کے متعلق تمام واقفین بچوں کو شروع ہی سے تربیت ہونی چاہئے۔ تعلیم میں حساب کا ذوق ڈالا جائے تاکہ ان کا حساب بھی اچھا ہو اور ان کو بچپن سے تربیت دی جائے کہ کس طرح اموال کا حساب رکھا جاتا ہے۔"

۷۔ ٹھوکر سے بچانے والی بعض ضروری احتیاطیں :-

"اس کے علاوہ واقفین بچوں میں سخت جانی کی عادت ڈالنا۔ نظام جماعت کی اطاعت کی بچپن سے عادت ڈالنا۔ اطفال الاحمدیہ سے وابستہ رکھنا۔ ناصرات سے وابستہ کرنا۔ خدام الاحمدیہ سے وابستہ کرنا بہت ضروری ہے۔ انصار اللہ کی ذمہ داری تو بعد میں آئے گی۔ لیکن پندرہ سال کی عمر تک خدام کی حد تک تو آپ تربیت کر سکتے ہیں۔ خدام کی حد تک اگر تربیت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھر انصار اللہ کی عمر میں بگڑنے کا امکان شاذ کے طور پر ہی کوئی ہوگا..... پھر اپنے گھروں میں کبھی ایسی بات نہیں کرنی چاہئے جس سے نظام جماعت کی تخفیف ہوتی ہو یا کسی عہدیدار کے خلاف شکوہ ہوتا ہو۔ وہ شکوہ اگر سچا بھی ہے پھر بھی اگر آپ نے اپنے گھر میں کیا تو آپ کے بچے ہمیشہ کے لئے اس سے زخمی ہو جائیں گے۔ آپ تو شکوہ کرنے کے باوجود اپنے ایمان کی حفاظت کر سکتے ہیں لیکن آپ کے بچے زیادہ گہرا زخم محسوس کریں گے..... اس لئے اکثر وہ لوگ جو نظام جماعت پر تبصرے کرنے میں بے احتیاطی کرتے ہیں ان کی اولادوں کو کم و بیش ضرور نقصان پہنچتا ہے اور بعض ہمیشہ کے لئے ضائع ہو جاتی ہیں۔"

۸۔ آئندہ صدی کی عظیم لیڈر شپ کا اہل بنانے والی تربیت :-

اچھا لیڈر بننے کے لئے ضروری ہے کہ اس کے اندر ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کرنے کی قوت ہو۔ ہر تکلیف اور آزمائش کو صبر کے ساتھ قبول کرے اور اگر وہ اپنے آپ کو مظلوم بھی سمجھ رہا ہو تب بھی کسی کے پاس شکوہ نہ کرے۔ شکوہ کرنے سے وہ دوسروں کو نقصان پہنچاتا ہے۔ اور نظام جماعت کو بھی نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔ ایسے لوگوں کے بارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

"ایک شخص سمجھتا ہے کہ میں نے خوب چالاکی کا بہت خوب انتقام لیا ہے۔ اس طرح تحریک جدید سے شکوہ کیا اور اس طرح پھر میں نے اس کا جواب دیا۔ اب دیکھو میرے پیچھے کتنا بڑا گروہ ہے اور یہ نہیں سوچا کہ وہ گروہ اس کے پیچھے نہیں۔ وہ شیطان کے پیچھے تھا۔ وہ جماعت کے متقیوں کا امام بننے کے بجائے منافقین کا امام بن گیا ہے۔ اور اپنے آپ کو بھی ہلاک کیا ہے اور اپنے پیچھے چلنے والوں کو بھی ہلاک کیا۔ پس یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں لیکن غیر معمولی نتائج پیدا کرنے والی باتیں ہیں۔ آپ بچپن سے ہی اپنے واقفین کو یہ باتیں سمجھائیں اور محبت سے ان کی تربیت کریں تاکہ وہ آئندہ صدی کی عظیم لیڈر شپ کے اہل بن سکیں۔"

۹۔ واقفین بچوں میں وفا کا مادہ پیدا کریں :-

"واقفین بچوں کو وفا سکھائیں۔ وقف زندگی کا وفا سے بہت گہرا تعلق ہے۔ وہ واقف زندگی جو وفا کے ساتھ آخری سانس تک اپنے وقف کے ساتھ نہیں چمٹتا وہ جب الگ ہوتا ہے تو خواہ جماعت اس کو سزا دے یا نہ دے وہ اپنی روح پر غداری کا داغ لگا لیتا ہے اور یہ بہت بڑا داغ ہے۔ اس لئے آپ نے جو فیصلہ کیا ہے اپنے بچوں کو وقف کرنے کا یہ بہت بڑا فیصلہ ہے۔ اس فیصلے کے نتیجہ میں یا تو یہ بچے عظیم اولیاء بنیں گے یا پھر عام حال سے بھی جاتے رہیں گے۔ اور ان کو شدید نقصان پہنچنے کا بھی احتمال ہے۔ بعض بچے شوخیاں کرتے ہیں اور چالاکیاں کرتے ہیں اور ان کو عادت پڑ جاتی ہے۔ وہ دین میں بھی پھر ایسی شوخیوں اور چالاکیوں سے کام لیتے رہتے ہیں۔ اور اس کے نتیجہ میں بعض دفعہ ان شوخیوں کی تیزی خود ان کے نفس کو ہلاک کر دیتی ہے۔ اس لئے وقف کا معاملہ بہت اہم ہے۔ واقفین بچوں کو یہ سمجھائیں کہ خدا کے ساتھ ایک عہد ہے جو ہم نے تو بڑے خلوص کے ساتھ کیا ہے لیکن اگر تم اس بات کے متحمل نہیں ہو تو تمہیں اجازت ہے کہ تم واپس چلے جاؤ۔ ایک گیٹ اور آئے گا جب یہ بچے بلوغت کے قریب پہنچ رہے ہوں گے۔ اس وقت دوبارہ جماعت ان سے پوچھے گی کہ وقف میں رہنا چاہتے ہو یا نہیں چاہتے .... وقف وہی ہے جس پر آدمی وفا کے ساتھ تادم آخر قائم رہتا ہے۔ ہر قسم کے زخموں کے باوجود انسان گھسٹتا ہوا بھی اسی راہ پر بڑھتا ہے۔ [illegible] ایسے وقف کے لئے ہی آئندہ نسلوں کو

تیار کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔"

۸۔ تقویٰ کے زیور سے آراستہ کریں :-

" واقفینِ نَو کی جو فوج ہے اُس پر آئندہ بیسیوں سال تک بہت بڑی ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں اور اس پہلو سے مَیں جماعت کے اُس حصّے کو نصیحت کرتا ہوں جس کو خدا تعالیٰ نے وقفِ نَو میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائی کہ وہ تحریک جدید کی ہدایات کے مطابق اپنے بچوں کی تیاری میں پہلے سے زیادہ بڑھ کر سنجیدہ ہو جائیں اور بہت کوشش کریں کہ اِن واقفین کو خدا تعالیٰ کی راہ میں عظیم الشان کام کرنے کے لئے تیار کرنا شروع کر دیں۔"

فرمایا :- " یہ بچے قربانی کے مینڈھے سے بہت زیادہ عظمت رکھتے ہیں اور ان کے ماں باپ کو اس سے بہت زیادہ محبت سے ان کو خدا کے حضور پیش کرنا چاہیئے جتنی محبت سے خدا کی راہ میں بکرا ذبح کرنے والا اُس کی تیاری کرتا ہے یا مینڈھے کی تیاری کرتا ہے۔ ان کا زیور کیا ہے؟ وہ تقویٰ ہے۔ تقویٰ ہی سے یہ سجائے جائیں گے [illegible] سب سے زیادہ اہمیت اس بات کی ہے کہ ان واقفینِ نَو کو بچپن ہی سے متقی بنائیں اور ان کے ماحول کو پاک اور صاف رکھیں۔ ان کے سامنے ایسی حرکتیں نہ کریں جن کے نتیجہ میں ان کے دل رفتہ رفتہ دنیا کی طرف مائل ہونے لگ جائیں۔ ان پر اس طرح پوری توجہ دیں جس طرح ایک بہت ہی اہم چیز کو ایک بہت عظیم مقصد کیلئے تیار کیا جا رہا ہو۔ اور اسی طرح ان کے دل میں تقویٰ بھر دیں کہ جب یہ آپ کے ہاتھوں میں کھیلنے کی بجائے براہِ راست خدا کے ہاتھوں میں کھیلنے لگیں۔ اور جس طرح ایک چیز دوسرے کے سپرد کی جاتی ہے تقویٰ ایک ایسی چیز ہے جس کے ذریعہ آپ [illegible] سے خدا کے سپرد کر سکتے ہیں اور دنیا کے سہارے [illegible] اور دعا کے [illegible] بھی تحریک جدید سے بھی وابستہ رہے گا اور [illegible] جماعت [illegible] الخلیفۃ [illegible] جب بچے آپ کی گود میں [illegible] خدا [illegible]"

والدین اپنے کردار میں پاکیزگی پیدا کریں :-

" تربیت کے مضمون میں یہ بات یاد رکھیں کہ ماں باپ جتنی چاہیں زبانی تربیت کریں، اگر اُن کا کردار ان کے قول کے مطابق نہیں تو بچے کمزوری کو لیں گے اور مضبوط پہلو کو چھوڑ دیں گے۔ نیز فرمایا کہ خدا کا خوف کرتے ہوئے استغفار کرتے ہوئے اس مضمون کو خوب اچھی طرح ذہن نشین کریں اور دلنشین کر لیجئے اور اپنے کردار میں اتنی پاکیزہ تبدیلی پیدا کریں کہ آپ کی یہ پاکیزہ تبدیلی اگلی نسلوں کی اصلاح اور ان کی روحانی ترقی کے لئے کھاد کا کام دے اور بنیادوں کا کام دے جن پر عظیم عمارتیں تعمیر ہوں گی .... اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔"[۵]

تعلیمی حصّہ

واقفینِ نَو بچوں کی تعلیم کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور ایّدہُ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :-

قرآن کریم کی تعلیم

" ابتداء ہی سے ایسے بچوں کو قرآن کریم کی تعلیم کی طرف سنجیدگی سے متوجہ کرنا چاہیئے اور اس سلسلہ میں انشاء اللہ نظام جماعت بھی ضرور کچھ پروگرام بنائے گا۔ ایسی صورت میں والدین نظام جماعت سے رابطہ رکھیں اور جب بچے اس عمر میں پہنچیں کہ جہاں وہ قرآن کریم اور دینی باتیں پڑھ سکیں

لائق ہو سکیں تو اپنے علاقہ کے نظام سے یا براہِ راست مرکز کو لکھ کر ان سے معلوم کریں۔ کہ اب ہم کس طرح ان کو اعلیٰ درجہ کی قرآن خوانی سکھا سکتے ہیں۔ اور پھر قرآن کے مطالب سکھا سکتے ہیں۔"

قرآن کریم کے مطالب کو سمجھتے ہوئے تلاوت کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا :-

" تو ایسے گھروں میں جہاں واقفین زندگی ہیں وہاں تلاوت کے اس پہلو پر بہت زور دینا چاہیئے۔ خواہ تھوڑا پڑھایا جائے۔ لیکن ترجمہ کے ساتھ مطالب کے بیان کے ساتھ پڑھایا جائے اور بچے کو یہ عادت ڈالی جائے کہ جو کچھ بھی وہ تلاوت کرتا ہے وہ سمجھ کر کرتا ہے۔ ایک تو روز مرہ کی صبح کی تلاوت ہے اس میں تو ہو سکتا ہے کہ بغیر سمجھے بھی ایک لمبے عرصہ تک آپ کو اسے قرآن کریم پڑھانا ہی ہوگا۔ لیکن ساتھ ساتھ اس کا ترجمہ سکھانے اور مطالب کی طرف متوجہ کرنے کا پروگرام بھی جاری رہنا چاہیئے۔"

نماز کی پابندی اور نماز کے جو لوازمات ہیں ان کے متعلق بچپن سے تعلیم دینا اور سکھانا یہ بھی جامعہ میں آکر سیکھنے والی باتیں نہیں اس سے بہت پہلے گھروں میں بچوں کو اپنے ماں باپ کی تربیت کے نیچے یہ باتیں آجانی چاہئیں۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ فروری ۱۹۸۹ء)

تعلیم میں وسعت پیدا کرنے کی ضرورت :-

تعلیم میں وسعت پیدا کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا :-

" عام طور پر دینی علماء میں یہ کمزوری دکھائی دیتی ہے کہ دین کے علم کے لحاظ سے تو ان کا علم کافی وسیع اور گہرا بھی ہوتا ہے لیکن بیرون دین کے دائرہ سے باہر دیگر دنیا کے دائروں میں وہ بالکل لاعلم ہوتے ہیں۔ علم کی اس کمی نے اسلام کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔ وہ وجوہات جو مذاہب کے زوال کا موجب بنتی رہیں ان میں سے یہ ایک بہت ہی اہم وجہ ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ کو اس سے سبق سیکھنا چاہیئے۔ اور وسیع بنیاد پر قائم دینی علم کو فروغ دینا چاہیئے۔ یعنی پہلے بنیاد عام دنیاوی علم کی وسیع ہو پھر اس پر دینی علم کا پیوند لگے تو بہت ہی خوبصورت اور بابرکت ایک شجرۂ طیبہ پیدا ہو سکتا ہے۔ تو اس لحاظ سے بچپن ہی سے ان واقفین بچوں کو جنرل نالج بڑھانے کی طرف متوجہ کرنا چاہیئے۔ آپ خود متوجہ ہوں ان کا آپ [illegible] ماں باپ متوجہ ہوں اور بچوں کے لئے ایسے رسائل اور اخبارات لگوایا کریں۔ ایسی کتابیں پڑھنے کی ان کو عادت ڈالیں جس کے نتیجہ میں ان کا علم وسیع ہو۔ اور جب وہ سکولوں میں جائیں تو اپنے مضامین کا انتخاب ہوتے ہوئے سائنس کے متعلق بھی کچھ واقفیت ہو۔ عام دنیا کے جو آرٹس کے سبجیکٹ مضامین ہیں۔ مثلاً معیشت، اقتصادیات، فلسفہ، نفسیات، حساب، تجارت وغیرہ ایسے جتنے بھی متفرق مضامین ہیں۔ ان سب میں سے کچھ نہ کچھ تو ضرور ہونا چاہیئے ...." علم میں مزید وسعت پیدا کرنے کے لئے فرمایا :-

" اس لئے ضروری ہے کہ ایسے بچوں کو اپنے تدریسی مطالعہ کے علاوہ مطالعہ کی عادت ڈالنی چاہیئے۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ فروری ۱۹۸۹ء)

زبانیں سکھانے کا انتظام :-

خاص زبانیں سیکھنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا :-

" جن زبانوں کی ہمیں ضرورت پڑنے والی ہے ان میں روسی اور چینی دو زبانیں خصوصیت سے اہمیت رکھتی ہیں۔ جماعت احمدیہ میں چینی زبان دانوں کی جتنی ان بڑی ضرورتوں اور [illegible] جاتا ہے ...... اگر بچوں کو شروع میں زبان سکھائی جائے تو یہ بھی بہت اچھا ہے بلکہ سب سے اچھا ہے۔ ایسا اگر داغ پڑ جائے۔ [illegible] زمیں مل جائے اور جو توفیق رکھتے ہیں ایسے ذریعوں کو رکھنے کی وہ رکھیں۔"

حضور ایّدہُ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھے تو اسلام کا پیغام پہنچانا ہے۔ اس لئے ہمیں تو ہر قسم کے زبان دانوں کی ضرورت ہے جو تحریر کی مشق بھی رکھتے ہوں۔ بولنے کی مشق بھی رکھتے ہوں۔ ترجموں کی طاقت رکھتے

---

[۵] خطبہ جمعہ فرمودہ یکم دسمبر ۱۹۸۹ء

[۵] خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲ ستمبر ۱۹۸۹ء

... تصنیف کی صلاحیت بھی رکھتے ہوں۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۸ ستمبر ۱۹۸۹ء)

تین زبانیں لازمی سیکھنی ہیں :-

زبان سیکھنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے مزید فرمایا :۔

"پھر ان کو صرف ایک ہی زبان نہیں بلکہ جس زبان کے لئے ان کو تیار کیا جا رہا ہے بلکہ اردو زبان کی بھی شدید ضرورت ہوگی تاکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لٹریچر خود اردو میں پڑھ سکیں۔ عربی زبان کی بنیادی حیثیت ہے کیونکہ قرآن کریم اور احادیث نبویہ عربی میں ہیں۔ عربی زبان بھی سکھانے کی ضرورت پڑے گی۔ پس تین زبانیں تو کم سے کم ہیں یعنی اس کے علاوہ کوئی زبان سیکھنے تو چاہے جتنی چاہے سیکھے لیکن تین زبانوں سے کم کا تو کوئی سوال ہی نہیں۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ستمبر ۱۹۸۹ء)

یعنی اردو اور عربی لازمی ہوگی ان کے علاوہ کوئی بھی تیسری زبان سکھائی جائے۔

لڑکیوں کی تعلیم :-

بیٹیوں کی تعلیم کی طرف والدین کو توجہ دلاتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :۔

"اس ضمن میں میں نے یہ نصیحت کی تھی کہ واقفین نو کی پیشکش کرنے والے جن مخلصین کے ہاں بیٹیاں پیدا ہوئی ہیں ان کو کیا سکھائیں۔ بیٹیوں کے لئے وہ سہولت نہیں جو بیٹوں کے لئے ہو سکتی ہے کہ میدان میں جہاں مرضی ان کو پھینک دو۔ ان کے اپنے کچھ حفاظت کے تقاضے ہیں۔ کچھ ان کے دینی تقاضے ہیں جن کے پیش نظر ہم ان سے اس طرح کام نہیں لے سکتے جس طرح ہر واقف زندگی مرد سے کام لے سکتے ہیں۔ اس لئے میں نے ان کو یہ کہا تھا کہ ایسی بچیوں کو تعلیم کے میدان میں آگے لائیں۔ علمی کام سکھائیں۔ علم پڑھانا تو ہے ہی علم سکھانے کا نظام جس کو B.Ed اور M.Ed ایسی ڈگریاں جن میں تعلیم دینے کا سلیقہ سکھایا جاتا ہے ان میں ان کو داخل کریں آئندہ بڑے ہو کر۔ لیکن ابھی سے ان کی تربیت اس رنگ میں کریں پھر ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ خواتین ڈاکٹروں کو اگر خدا تعالیٰ توفیق دے تو وہ بہت بڑی خدمت کر سکتی ہیں اور بہت گہرا اثر چھوڑ سکتی ہیں۔ خواتین کو ڈاکٹر بن کر اپنی زندگی پیش کرنی چاہئیے۔ ان بچیوں کو ڈاکٹر بنایا جائے جو خدا کے فضل سے وقف نو میں پیدا ہوئی ہیں۔"

اسی طرح زبانوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"بچوں کو بھی سکھائیں لیکن بیٹیوں کو خصوصیت سے۔ کیونکہ علمی کام میں ہمیں واقفین بیشمار بہت کام آ سکتی ہیں۔ انہوں نے میدان میں نہیں جانا ہوگا لیکن وہ تصانیف کر دیں گی۔ وہ گھر بیٹھ کر ہر قسم کے کام اس طرح کر سکتی ہیں کہ اپنے خاوندوں سے ان کو الگ نہ ہونا پڑے۔ اس لئے ان کو ایسے کام سکھانے کی خصوصیت سے ضرورت ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ ستمبر ۱۹۸۹ء)

تربیتی حصہ

تحریک وقف نو کا اعلان فرمانے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقتاً فوقتاً اپنے خطبات میں تحریک جدید اور والدین کو واقفین نو بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے جو مختلف ہدایات جاری فرمائی ہیں ان ہدایات کا خلاصہ ذیل میں پیش ہے اور والدین سے درخواست ہے کہ اپنے بچوں کی تربیت سے کبھی غافل نہ ہوں اور اپنے اندر سچائی اور پاکیزگی پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ

واقفین نو بچوں میں

- خدا تعالیٰ سے محبت پیدا کریں • قرآنی تعلیمات سے محبت پیدا کریں۔
- نماز سے محبت پیدا کریں • قرآن کریم کی روزانہ تلاوت کی عادت پیدا کریں
- دین کی غیرت اور محبت پیدا کریں • خلافت سے محبت پیدا کریں۔
- نظام جماعت کی اطاعت کا جذبہ پیدا کریں • نظام جماعت اور جماعتی عہدیداروں کا احترام پیدا کریں • ذیلی تنظیموں اطفال الاحمدیہ، ناصرات اور خدام الاحمدیہ سے تعلق پیدا کریں • سچ سے محبت پیدا کریں • جھوٹ سے نفرت پیدا کریں۔
- غصہ کو ضبط کرنے کی عادت پیدا کریں • تحمل پیدا کریں۔
- ہر بات کا جواب سوچ سمجھ کر دینے کی عادت پیدا کریں۔
- علم کو علم کی حد تک اور اندازے کو اندازے کی حد تک بیان کرنے کی عادت پیدا کریں • عزم و ہمت پیدا کریں • سخت جانی کی عادت پیدا کریں۔
- ہر تکلیف اور آزمائش کو صبر کے ساتھ برداشت کرنے کی عادت پیدا کریں۔
- تقویٰ پیدا کریں • قناعت پیدا کریں • غنا پیدا کریں • وفا پیدا کریں۔
- امانت اور دیانت پیدا کریں • بڑوں کا احترام اور چھوٹوں سے شفقت کا مادہ پیدا کریں • کم علم کو حقارت سے نہ دیکھنے کی عادت پیدا کریں۔
- بیہودہ مذاق سے بچتے ہوئے پاکیزہ مزاح کی عادت پیدا کریں۔
- علم حاصل کرنے کا جذبہ پیدا کریں • علم کو وسیع کرنے کے لئے اچھے رسائل، کتب اور اخبارات کے مطالعہ کی عادت پیدا کریں • اردو اور عربی زبان لازمی سکھائیں۔
- اردو اور عربی زبان کے علاوہ چینی، روسی، سپینش اور فرانسیسی زبانوں میں سے کوئی ایک زبان سکھائیں کیونکہ جماعت کو آئندہ ان زبانوں کے ماہرین کی ضرورت ہے • حساب کتاب رکھنے کی عادت پیدا کریں اور تربیت دیں۔
- واقفات نو بچیوں کو ترجیحاً B.Ed اور M.Ed یا میڈیکل کی تعلیم دلائیں۔

تردیدی بیان

ہندوستان کے بعض اخبارات میں امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد کی طرف منسوب کر کے بعض ایسی خبریں شائع ہوئی ہیں جن سے یہ تاثر ملتا ہے کہ گویا جماعت احمدیہ نے نظیر کی حکومت اور اسمبلیوں کے برخواست ہونے پر خوشی ہوئی ہے۔ یہ سراسر غلط اور من گھڑت خبر ہے۔ امام جماعت احمدیہ نے ہندوستانی صحافی کیساتھ انٹرویو کے دوران اس نوعیت کا ہرگز کوئی بیان نہیں دیا تھا اور انٹرویو کے دوران اشارۃً بھی کہیں اس کا ذکر نہیں ہوا۔ اسی طرح فوج سے امیدیں وابستہ کرنے کا حوالہ بھی سیاق و سباق سے الگ کر کے پیش کیا گیا ہے جو اصل مفہوم کو بگاڑ دیتا ہے حالانکہ مذکورہ بالا صحافی کیساتھ لمبی گفتگو کے دوران ان پر یہ بات واضح کر دی گئی تھی کہ جماعت احمدیہ کے خلاف جو آرڈیننس جاری ہوا ہے اور جس کے نتیجہ میں پاکستان میں احمدی مسلمانوں کے تمام بنیادی حقوق ختم ہو گئے ہیں وہ ملٹری ڈکٹیٹرشپ کے دوران ہوا اس لئے اس کی تمام تر ذمہ داری ملٹری ڈکٹیٹر شپ پر عائد ہوتی ہے اور سردست پاکستان میں کوئی سیاسی پارٹی ایسی نظر نہیں آتی جو اتنی اصول پرست اور اتنی طاقتور ہو کہ ملٹری ڈکٹیٹرشپ کے نافذ کردہ قوانین کو خواہ وہ انصاف کا خون کرنیوالے ہی کیوں نہ ہوں تبدیل کر سکے۔ پس کسی سیاسی تبدیلی سے سردست کسی احمدی کو اپنے معاملہ میں کوئی خوشکن توقع نہیں ہے۔

اس سوال کے جواب میں کہ کیا پاکستان میں احمدیوں کے خلاف ظالمانہ قوانین ختم ہونیکی کوئی صورت نہیں، انہیں یہ بتایا گیا تھا کہ چونکہ سردست پاکستان کی سیاست میں طاقت کا سرچشمہ عوام نہیں بلکہ فوج ہے اس لئے اگر کبھی فوج کی سوچ میں ایسا انقلاب آئے کہ وہ قائد اعظم کے پاکستان کی طرف واپس جانے کا فیصلہ کرے اور قائد اعظم کے ۱۱ اگست ۱۹۴۷ء کے خطاب کے مطابق پاکستانی آئین کو از سر نو تشکیل دے تو لازماً احمدی مسلمانوں کے خلاف جاری کردہ قوانین بھی ختم ہو جائیں گے۔

یہ وہ مفہوم ہے جو امام جماعت احمدیہ نے انٹرویو کے دوران مختلف سوالوں کے جواب میں وضاحت کیساتھ بیان فرمایا تھا لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ غلط تاثر پیدا کرنے کے لئے ہندوستان کے بعض اخبارات نے اسے سیاق و سباق سے الگ کر کے پیش کیا ہے جس کی ہمیں ان سے توقع نہیں تھی۔ ایک ناانصافی کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے ان اخبارات نے خود ہم سے سخت ناانصافی کا سلوک کیا ہے۔

(پریس سیکرٹری رشید احمد چودھری)

جماعت احمدیہ کا اڑتیسواں جلسہ سالانہ ۔ بقیہ صفحہ اوّل

۹ بجے محترم مولانا خلیل احمد صاحب مبشر امیر و مشنری انچارج سیرالیون جنرل سیکرٹری مسٹر بانو اور مبلغین کرام کے ہمراہ نعروں کی گونج میں سٹیج پر تشریف لائے۔ جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو مکرم حافظ غلام احمد صاحب سانڈی نے کی بعدہٗ مکرم عبدالسلام صاحب ظفر پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول مکینی نے عربی قصیدہ پڑھا۔ اس کے بعد محترم امیر صاحب جو اس اجلاس کے چیئرمین بھی تھے نے لوائے احمدیت اور لوائے سیرالیون ایک ساتھ فضا میں لہرانے کی تقریب سرانجام دی۔ سارا ماحول نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھا۔ اس کے بعد محترم امیر صاحب نے افتتاحی خطاب فرما کر باضابطہ جلسہ کا افتتاح کیا۔ آنمحترم نے اللہ تعالیٰ کے ان افضال و انعامات کا ذکر فرمایا جو دوران سال جماعت پر نازل ہوئے۔ آپ نے فرمایا یہ جلسہ غیر معمولی برکات کا حامل ہے۔ کیونکہ یہ صد سالہ جوبلی کا جلسہ ہے اور ہم بہت خوش قسمت ہیں۔ جو اس جلسہ میں شامل ہو رہے ہیں۔ آپ نے مزید فرمایا احمدیت ایک مہدیؑ کے وجود سے شروع ہوئی تھی۔ آج چالیس ملین افراد احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں۔ اسی ایک سال میں ملک مالی میں چالیس ہزار افراد نے بیعت کی ہے۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہمیں ۲۵۵۱۲ (پچیس ہزار پانچ سو بارہ بیعتوں کا ٹارگٹ دیا تھا سال ختم ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹارگٹ سے ایک ہزار زائد بیعت ہو چکی ہیں۔ پچھلے سال اللہ تعالیٰ نے ایک چیفڈم "مسبرا" جماعت کو دی تھی۔ اس سال تین اور چیفڈمز احمدی ہو گئی ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ پچھلے سال سے تین گنا زیادہ۔ آئندہ سال ہم نے انشاء اللہ نو چیفڈمز احمدی کرنی ہیں۔ اس لئے دعا بھی کریں اور اللہ تعالیٰ کا شکر بھی

محترم امیر صاحب نے بتایا کہ حضور ایدہ اللہ نے تبلیغ کے کام میں ہر طرح کی مدد دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ پس ہمیں پورے زور سے تبلیغ کے فریضہ کو انجام دینا چاہیئے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں مہدی علیہ السلام کی جماعت کی یہ علامت بیان فرمائی ہے کہ وہ جماعت پورے زور سے تبلیغ کرے گی۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے تمام نئی چیفڈمز، مسبرا، بگردا، بانتی کمارا نکا اور کی ٹونگی کے وفود کو باری باری سٹیج پہ بلا کر مووی فلم اور گروپ فوٹو بنوائے اور ان تمام پیرامونٹ چیفس کے نام لے لے کر زندہ باد کے نعرے لگوائے۔ مکرم امیر صاحب نے جماعت کو بتایا کہ چھ مزید چیفڈمز کے چیفس نے بھی گہری دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔ اور پیغام بھجوائے ہیں کہ ہمارے علاقہ میں بھی مبلغین بھجوائے جائیں۔ دو چیفڈمز "ملال" اور سانڈہ پورٹ۔ لوکو نے جلسہ کے لئے اپنے اپنے وفود بھی بھجوائے ہیں۔ پس صد سالہ جشن تشکر کے اس سال میں اللہ تعالیٰ نے ہماری خوشیوں کے لئے اپنے فضلوں کے دروازے کھول دیئے ہیں اس لئے آج ہماری روحیں شکر اور حمد کے جذبات میں ڈوبی ہوئی ہیں۔ اپنی دعاؤں میں حضرت خلیفۃ المسیح، پاکستان کے مظلوم بھائیوں اور گورنمنٹ سیرالیون کو ہر لمحہ یاد رکھیں۔ آپ نے خطاب کے بعد اجتماعی دعا کرائی۔

دعا کے بعد مسٹر بانو جنرل سیکرٹری جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور پیغام پڑھ کر سنایا۔ جو حضور نے ازراہ شفقت اس جلسہ سالانہ پر احباب جماعت کے نام بھجوایا تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کا اردو ترجمہ

پیارے بھائیو اور بہنو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

"مجھے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی ہے کہ احمدیہ مسلم جماعت سیرالیون سالانہ جلسہ منعقد کر رہی ہے۔ اس موقع پر سیرالیون کے لئے میرا پیغام یہ ہے کہ اس ملک کی گرتی ہوئی اقتصادی حالت کی وجہ سے میں سخت متفکر ہوں اور اس سے پیدا ہونے والے مسائل کے بارہ میں سوچ کر پریشان رہتا ہوں۔ مجھے آپ کے ملک سے ایک گہرا ذاتی دلی رابطہ ہے میری آرزو ہے کہ یہ خوبصورت ملک جلد جلد ترقی کی منازل طے کرے اور اقوام عالم میں وہ باعزت مقام حاصل کرے جس کا یہ مستحق ہے۔ سیرالیون کے دورہ کے دوران مجھے زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے راہنماؤں اور ارض سیرالیون کے فرزندوں اور عوام سے ہر سطح پر ملنے کے مواقع ملے۔ ان ملاقاتوں کے نتیجے میں سیرالیون نے میرا دل جیت لیا ہے۔ میری ہمدردیاں آپ کے ساتھ ہیں اور میں پہلے سے کہیں زیادہ اپنے آپ کو اہل سیرالیون کے قریب محسوس کرتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ ملک کی تعمیر نو کے لئے اہل وطن کا اخلاقی اسلحہ سے لیس ہونا سب سے ضروری ہے سیرالیون کی احمدی جماعت کو اس کا احساس ہونا چاہیئے کہ وہ اپنے ہم وطنوں سے بہتر تعلقات اور صحت مندانہ اخلاقی معیار استوار کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔ اور انہیں یقین دلائیں کہ سیرالیون کا تابناک اور روشن مستقبل ان کے اپنے مضبوط اور مستحکم کردار سے وابستہ ہے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں اپنی دعاؤں میں آپ کو یاد رکھتا ہوں۔ اور آپ کی فلاح و بہبود کے لئے بلکہ اقتصادی اور مادی ترقی کے لئے بھی دنیا بھر کی احمدی جماعتوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کرتا رہتا ہوں۔ جو عموماً افریقہ اور خصوصاً سیرالیون کے لئے ان پر عائد ہوتی ہیں مرکز میں اس قسم کے فلاح و بہبود کے منصوبوں پر غور ہو رہا ہے اور انشاء اللہ ان پر جلد عمل درآمد کی صورت پیدا ہو جائے گی ...... سیرالیون کے مختصر دورہ کے دوران فراخ دلانہ استقبال و اکرام اور مہمان نوازی کے لئے آخر پر ایک مرتبہ پھر میں سیرالیون کے عوام اور حکومت کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور اس تلطف اور گرمجوشی کی خوشگوار یادیں ابھی میرے دل میں تازہ ہیں۔ میں خاص طور پر آپ کے صدر ہز ایکسیلنسی ڈاکٹر جوزف سعید موموہ کی وسعت قلبی اور انکسار سے بہت متاثر ہوا تھا۔ میری دعا ہے کہ صدر مملکت، حکومت سیرالیون اور عوام کو برکات و حسنات سے نوازے آمین۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

سیرالیون زندہ باد

احمدیت زندہ باد

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الرابع

وکیل التبشیر صاحب کے برقی پیغام کا خلاصہ

"صد سالہ جشن تشکر کے سالانہ جلسہ کے انعقاد کے پرمسرت موقع پر نیک جذبات قبول فرمائیں۔ میری طرف سے سیرالیون کے تمام بھائیوں اور بہنوں کو ہدیہ سلام و تبریک پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

وکیل التبشیر۔

صدر مملکت سیرالیون کے پیغام کا خلاصہ

"سامعین کانفرنس، منتظمین کرام اور امیر صاحب جماعت احمدیہ سیرالیون کو جلسہ کی مبارک باد اور جلسہ کی کامیابی کے لئے نیک تمنائیں۔

(پریذیڈنٹ ڈاکٹر جوزف سعید موموہ)

پیغامات کے پڑھے جانے کے بعد خالد شمس صاحب مبلغ سلسلہ نے بعنوان "آنحضرتؐ کی بنی نوع انسان سے شفقت" تقریر کی اس کے بعد پہلے اجلاس کا اختتام ہوا۔ اور احباب کرام نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے مسجد ناصر بو میں جمع ہو گئے۔ جہاں محترم جناب امیر صاحب نے نماز جمعہ پڑھائی اور جمعہ کی اہمیت و عظمت پر روشنی ڈالی اور احمدیت میں داخل ہونے والی نئی چیفڈمز اور دیہات کے ائمہ اور احباب سے دردمندانہ اپیل کی کہ اپنے اپنے ہاں نماز جمعہ کی باقاعدہ ادائیگی کا نہایت التزام سے اہتمام کریں۔ اور اس دن ہر مرد و زن، بچہ بوڑھا نماز جمعہ کے لئے حاضر ہو۔

دوسرا اجلاس :۔ دوسرا اجلاس محترم مسٹر S.K.FOR 3S چیف پولیس آفیسر کینما کی صدارت میں تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا۔ جو مکرم مولوی محمد یونس صاحب خالد مبلغ سلسلہ نے کی۔ مولوی فواد محمد کانو نے حضرت اقدس کی اردو نظم خوش الحانی سے پڑھی اور اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ کیا۔ اس کے بعد مکرم عبدالسلام صاحب ظفر پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول مکینی نے تقریر کی اور عیسائیت اور اسلام کا موازنہ پیش کیا۔ بعدہ مکرم یوسف خالد صاحب دُوری مبلغ سلسلہ نے بعنوان "مالی قربانی" تقریر کی اس طرح دوسرے اجلاس کا اختتام ہوا۔

تیسرا اجلاس :۔ جلسہ کا تیسرا اجلاس مکرم الحاج موسیٰ تابیر وزیر مذہبی امور کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت مکرم ہارون صاحب جالو مبلغ سلسلہ نے کی نظم مکرم کلیم احمد صاحب نے خوش الحانی سے پڑھی۔

خلاصہ تقریر الحاج موسیٰ تابیر

وزیر مذہبی امور

مکرم الحاج موسیٰ تابیر صاحب پریذیڈنٹ سیرالیون کے نمائندہ کے طور پر جلسہ میں شامل ہوئے۔ بعض مجبوریوں کی وجہ سے افتتاح کے وقت حاضر نہ ہو سکنے کی معذرت کی۔ اور پریذیڈنٹ جناب ڈاکٹر جوسف سعید موموہ کی طرف سے نیک خواہشات کا اظہار فرمایا۔ عزت مآب الحاج موسیٰ تابیر نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں علم ہے جو کچھ جماعت احمدیہ کے خلاف دنیا کے

بعض حصوں میں اور خصوصاً پاکستان میں ہو رہا ہے۔ انگریز میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس ملک میں مکمل مذہبی آزادی ہے یہ بات گورنمنٹ جو مذہبی آزادی پر پورا یقین رکھتی ہے اور لحاظ سے مذہبی تابیر جو اس ملک کا وزیر مذہبی امور ہے جب تک اس پوسٹ پر ہے ہر مشنری کو مکمل آزادی ہے کہ وہ اپنے مذہب اور عقیدہ کا پرچار آزادانہ کریں جہاں تک احمدیہ مسلم مشنریز کا تعلق ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ یہ اسلام، قرآن اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق کار کا پرچار کرتے ہیں اور اس سے انہیں ہرگز کوئی نہیں روک سکتا۔

صدر مجلس کی تقریر کے بعد مکرم مبارک احمد صاحب طاہر مبلغ سلسلہ نے بعنوان برکات خلافت تقریر کی۔ فضا بار بار نعروں سے گونجتی رہی۔ تربیت کے لحاظ سے ان کی تقریر بہت پسند کی گئی۔

اس کے بعد مکرم لطیف احمد صاحب پرنسپل احمدیہ سکول بلاما نے صداقت مہدی پر تقریر کی بعد مکرم معلم سلیمان راندی صاحب نے تقریر کی جس کا عنوان تھا مہدی پاک کا دور آخر۔ صدر اجلاس نے سامعین و منتظمین کا شکریہ ادا کیا اور جماعت احمدیہ کے نیک جذبات حضور تک پہنچانے کا وعدہ کیا۔

چوتھا اجلاس:۔ یہ اجلاس مکرم سعید حدارج صاحب چیئرمین ایجوکیشن اینڈ ہیلتھ بورڈ کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت خاکسار نے کی نظم مکرم الماس سیسے نے پڑھی اور انگریزی ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرم فواد جبر کانو صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔ ان کی تقریر کا عنوان تھا "جماعت احمدیہ کی اہمیت" بعدہٗ مکرم حنیف محمود صاحب مبلغ نے "الٰہی جماعتوں پر ابتلاء" کے عنوان پر تقریر کی۔ آخر میں مکرم ۔۔ بی سانو صاحب ۔۔ وائس پرنسپل احمدیہ سکول بو نے تقریر کی۔ آخر میں مکرم سعید حدارج صاحب نے مختصر خطاب فرمایا اور جملہ مقررین کا شکریہ ادا کیا۔

پانچواں اجلاس:۔ پانچواں اجلاس مکرم و محترم خلیل احمد صاحب مبشر امیر و مشنری انچارج کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت مکرم مولوی نسیم احمد صاحب تبسم نے کی بعدہٗ مکرم الحاج کانڈے بنگورا پیرامونٹ چیف الحاج سنوسی پیرامونٹ چیف اور نمائندہ ممبر اپینڈم کرہ بائی نے تقاریر کیں اور اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ بعدہٗ انچارج ڈالو پیرامونٹ چیف نے تقریر کی اور خوشکن جذبات کا اظہار فرمایا۔

بعدہٗ مکرم ایم پی بابو جزن سیکرٹری جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون نے سالانہ رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے ایک خوش نصیب بچے محمد یوسف ابن مکرم مولوی محمد صدیق صاحب ننگلی جس نے اسلامی قرآن کریم ختم کیا تھا۔ کو قرآن کریم کا تحفہ دیا اور اس کے لئے دعا کی تحریک کی۔ بعدہٗ امیر صاحب نے اختتامی خطاب شروع کیا۔ اور فرمایا کہ جلسہ کے کامیاب انعقاد پر ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں اور تحریک فرمائی کہ جو اچھی باتیں ہم نے اس جلسہ میں سنی ہیں اور دیکھی ہیں۔ انہیں اپنی زندگیوں میں نافذ کرنے کی کوشش کریں اپنی اختتامی تقریر میں آپ نے سامعین کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک سو سال پہلے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ احمدیت کا پودا لگایا۔ اس سو سال کے عرصہ میں اس نو خیز درخت پر زبردست حوادث کی آندھیاں چلیں بے شمار طوفان آئے مگر ذرہ بھر بھی گزند نہ پہنچا سکے۔ بلکہ ان سب حوادث اور مخالفتوں نے جماعت کے بڑھنے کے لئے کھاد کا کام دیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج یہ درخت تناور درخت بن چکا ہے جس کی شاخیں ساری دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں۔ ہم بفضلہٖ تعالیٰ پہلی صدی ختم کر کے دوسری صدی میں داخل ہو چکے ہیں۔ جو فتوحات کی صدی ہے۔ انشاء اللہ العزیز دیہاتوں کے دیہات۔ بستیوں کی بستیاں اور شہروں کے شہر احمدیت میں داخل ہونگے اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیرالیون کے ملک نے یدخلون فی دین اللہ افواجاً کا نظارہ ملاحظہ کر لیا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک آپ نے تمام منتظمین کرام کا شکریہ ادا کیا اور اختتامی دعا کرائی اور جلسہ کا اختتام ہوا

نماز تہجد و درس و تدریس:۔ جلسہ کے مبارک ایام میں مسجد احمدیہ میں باقاعدہ تہجد با جماعت کا انتظام رہا نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد درس کا سلسلہ جاری رہا جو کہ میں روحانی رنگ کا ایک پُر کیف منظر تھا۔

فلم شو:۔ ۸ اور ۹ر دسمبر بعد نماز مغرب و عشاء احمدیہ مسجد میں لندن کانفرنس اور خلفاء حضرت مہدی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دورہ جات کی ویڈیو فلم دکھانے کا اہتمام کیا گیا عوام و خواص نے اس پروگرام میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔ یہ پروگرام بہت کامیاب رہا اور اس سے جشن تشکر کے جلسہ کی رونق میں خاصا اضافہ ہوا۔

طلباء و طالبات کے پروگرام سے جلسہ کی رونق میں اضافہ:۔

فری ٹاؤن اور بو احمدیہ سیکنڈری سکول کے طلباء طالبات نے وقفہ وقفہ کے بعد سٹیج پر آکر میٹھی سروں میں عربی نظمیں پڑھیں۔ سٹیج شو میں طلباء نے ورائٹی شو بھی پیش کئے یہ پروگرام خاصا دلچسپ رہا۔

میٹنگز:۔ بعض ضروری امور کے متعلق ڈاکٹر صاحبان اور مبلغین کرام کی میٹنگز ہوئیں۔ اسی طرح ایجوکیشن بورڈ کے تحت پرنسپلز صاحبان اور ہیڈ ماسٹرز کی چیئرمین بورڈ اور سیکرٹری ایجوکیشن کے ساتھ میٹنگز ہوئیں۔

ریڈیو سیرالیون اور اخبارات کے ذریعہ جلسہ کی پبلسٹی:۔

ریڈیو سیرالیون سے جلسہ کے انعقاد سے کئی روز پہلے سے ہی جلسہ کے انعقاد کے اعلانات باقاعدگی سے آتے رہے جلسہ کی کامیابی کی خبریں بھی نشر ہوتی رہیں۔ اسی طرح اخبارات میں جلسہ کی کامیابی کی خبریں شائع ہوئیں۔

نمائش:۔ نمائش، جوجشن تشکر کے موقع پر جماعت احمدیہ سیرالیون کی طرف سے ایک حسین پیش کش تھی۔ جلسہ گاہ سے ملحق احمدیہ سیکنڈری سکول کے وسیع و عریض اسمبلی ہال میں لگائی گئی تھی۔ جماعت احمدیہ کی سو سالہ پر پھیلی ہوئی تاریخ کو تصویری رنگ میں پیش کیا گیا تھا۔ ۱۲۰ ممالک میں جماعت کی کاوشیں دیکھ کر حضرت اقدس کا الہام "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" دنوں کو ایک نئی جلا بخش رہا تھا۔ ہر خطہ ارض میں پھیلے ہوئے احمدیہ مشن ہاؤسز، مساجد اور ہسپتالوں کے اعداد و شمار اور تصاویر۔ ایک سو زبانوں میں تراجم القرآن اور لٹریچر کے نمونے اور کالوں اور گوروں کو اسلام کے عالمگیر جہاد میں بر سر پیکار دیکھ کر نظر حضرت مہدی پاک علیہ السلام کے الہام "وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد" کی طرف لپکتی تھی۔ اور زور ع یحیی الدین و یقیم الشریعۃ کے مفہوم کی طرف منتقل ہو تی تھی ایک ہجوم اس نمائش کو دیکھ رہا تھا۔ اس نمائش گاہ میں آگے بڑھتے بڑھتے میں سیرالیون میں احمدیت کے انقلاب کے منظر دیکھنے لگا۔ اُن میں مبلغین۔ ڈاکٹرز اور ٹیچرز کے درمیان ایک پر عزم ہیرو محترم مولانا الحاج نذیر احمد صاحب علی کے پہلے باقاعدہ مبلغ نظر آ رہے تھے مجھے ایسے لگا جیسے یہاں سے دو میل دُور مولانا صاحب کی قبر بھی سرک کر انہیں مناظر کا ایک حصہ بن گئی ہو مولانا علی صاحب کے آخری بار پاکستان سے رخصت ہوتے وقت کے فقرات ذہن میں گونجنے لگے۔ "نوجوانو! ہماری قبریں گواہی دیں گی کہ جب تک ہم زندہ رہے اسلام کے لئے دلوں کو فتح کرتے رہے اب تم آگے بڑھو اور اسلام کے لئے مزید دل فتح کرو۔"

خدمت دین اور تبلیغ اسلام کے لئے نئے عزم باندھتا ہوا میں اس میوزیم سے باہر آگیا۔ یہ میرے اپنے تأثرات یا ذہنی کیفیت تھی کئی اور احباب نے اپنے ذہن کی یوں کیفیت بیان کی کہ زندگی میں پہلی دفعہ ایسی نمائش دیکھنے کا موقع ملا۔ کچھ نے کہا ہر سال ایسی نمائش کا انتظام کرنا چاہیئے

مکرم حنیف احمد صاحب محمود مبلغ سلسلہ BO نے مکرم خلیل احمد صاحب مبشر امیر و مشنری انچارج سیرالیون کی زیر نگرانی سال بھر کی محنت سے اس نمائش کو پیش کیا تھا۔ جزاھم اللہ تعالیٰ۔

اظہار تشکر و درخواست دُعا

الحمد للہ ثم الحمد للہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی دعاؤں کے نتیجے میں نبیرہ ام عزیزم احمد عبد الحنان ابن عزیزم احمد عبد المنان (الیکٹریکل سپروائیزر مسقط) امسال بی۔ای (الیکٹریکل اینڈ الیکٹرانکس انجینئرنگ) کا امتحان بنگلور انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی سے درجہ اول میں کامیاب کیا ہے عزیزم میرے برادرم اکبر مکرم الحاج ۔۔ صاحب مولوی ۔۔ مرحوم کا پوتا اور مکرم موسیٰ خان صاحب مرحوم کا ۔۔ ہے (۲)۔ اسی طرح امسال نبیرہ ام شاہ نواز حلیم ابن عزیزم ڈاکٹر احمد عبد الحلیم ایم آر سی ۔۔ کو ۔۔ میڈیکل کالج ۔۔ ایم بی بی ایس سال اول میں داخلہ ملا ہے عزیزم مکرم احمد عبد اللہ صاحب مولوی فاضل مرحوم کا پوتا اور مکرم الحاج ڈاکٹر عبد الرحیم صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ بنگلور کا نواسہ ہے۔ اس خوشی کے موقعہ پر عزیزم احمد عبد الحنان اور عزیزم شاہ نواز حلیم نے مبلغ پچاس روپیہ اور ایک ۔۔ بابت اعانت بدر جمع کروا دیئے ہیں۔ نیز احباب کی خدمت میں ہر دو بچگان کی صحت و سلامتی، تندرستی درازی عمر دینی و دنیوی ترقیات کیلئے عاجزانہ طور پر دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار۔ احمد عبد العزیز ریٹائرڈ آڈیٹر سرپد پیپر ملز کاغذ نگر)

قرارداد تعزیت بر وفات حسرت آیات

محترم حضرت صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

منجانب عہدیداران و ممبرات لجنہ اماء اللہ بھارت قادیان :-

مؤرخہ ۲۸ ستمبر بروز جمعۃ المبارک اخبار الفضل کے ذریعہ یہ اندوہناک اطلاع موصول ہوئی کہ جماعت احمدیہ کے بزرگ خادم دین ہستی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ کے فرزند ارجمند محترم حضرت صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب، ۱۹ ستمبر ۱۹۹۰ء کی صبح اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے ربوہ میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب واقف زندگی تھے۔ آپ کی پیدائش یکم فروری ۱۹۱۸ء کو قادیان میں حضرت سیدہ اُم ناصر رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک سے ہوئی۔ آپ نے ڈاکٹری تعلیم M.B.B.S کرنے کے بعد ۳۸ سال تک فضل عمر ہسپتال میں خدمات انجام دیں۔ آپ کی خدمات کا سلسلہ نور ہسپتال قادیان سے شروع ہوا جہاں آپ نے اسسٹنٹ انچارج کے طور پر خدمات انجام دیں۔ تقسیم ملک کے بعد فضل عمر ہسپتال کے قیام پر آپ نے چیف میڈیکل آفیسر کے فرائض انجام دیئے اپنی ان ذمہ داریوں کے ساتھ آپ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے عہدوں پر فائز ہو کر خدمات انجام دیتے رہے۔ جن ایام میں مجلس خدام الاحمدیہ کی صدارت کا عہدہ سیدنا حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔ ان دنوں آپ کو نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ کی خدمات انجام دینے کا موقعہ ملا۔

محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو ایک طویل عرصہ تک حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے ذاتی معالج کے طور پر خدمات انجام دینے کی سعادت نصیب ہوئی۔

اس سانحہ ارتحال پر لجنہ اماء اللہ بھارت کی جملہ عہدیداران اور ممبرات، حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ محترمہ بیگم صاحبہ، صاحبزادہ حضرت ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ حضرت سیدہ اُم متین صاحبہ۔ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب قادیان۔ صاحبزادی آپا ناصرہ بیگم صاحبہ۔ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب اور آپ کی جملہ اولاد اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرتے ہیں کہ وہ آپ کے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے آمین۔

۱- منجانب افراد جماعت احمدیہ کلمس ہائن جرمنی :-

محترم صاحبزادہ حضرت مرزا منور احمد صاحب سابق چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ پاکستان کی وفات کی خبر تمام افراد جماعت احمدیہ کلمس ہائن جرمنی کے لئے نہایت غم و افسوس کا موجب ہوئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مؤرخہ ۲۱/۹ بروز جمعہ، بعد نماز جمعہ نماز جنازہ غائب ادا کی گئی اور خصوصی اجلاس میں محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم کے اوصاف حمیدہ پر روشنی ڈالی گئی اور قرار پایا کہ قرار داد کے ذریعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دلی اظہار تعزیت کیا جائے۔

آپ اوّلین واقف زندگی میں سے تھے اور "نور ہسپتال قادیان" اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بطور چیف میڈیکل آفیسر ایک لمبے عرصہ تک سلسلہ کی خدمات سر انجام دیتے رہے۔ مرحوم اپنی طبی خدمات کے سبب عوام الناس میں بے حد مقبول تھے۔ آپ نرم گفتار اور طبیعت کے حلیم و بردبار تھے۔ آپ کا وجود بے نفس سادہ۔ غریبوں سے ہمدردی رکھنے والا تھا۔ آپ درویش صفت بزرگ تھے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ و ارفع مقام عطا فرمائے۔ اُن کی تُربت پر اپنے فضلوں اور رحمتوں کی بارش برسائے۔

دل حزیں ہیں آنکھیں اشکبار ہیں لیکن ہم خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی ہیں۔ جماعت احمدیہ کلمس ہائن جرمنی اس عظیم سانحہ پر سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ سب پسماندگان کو ہمیشہ اپنی حفاظت و نصرت میں رکھے اور صبر جمیل سے نوازے۔ ؎

بُلانے والا ہے سب سے پیارا　　اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

۲- منجانب مجلس انصار اللہ بھارت قادیان :-

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدہ اُم ناصر رضی اللہ عنہا کے واقف زندگی فرزند ارجمند محترم حضرت ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب مرحوم کی وفات ایک قومی اور ناقابل تلافی صدمہ ہے جس پر مجلس انصار اللہ بھارت گہرے دلی دُکھ کا اظہار کرتی ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

محترم صاحبزادہ صاحب مرحوم اوّلین واقفین زندگی میں سے تھے۔ پہلے نور ہسپتال قادیان اور پھر فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بطور چیف میڈیکل آفیسر ایک عرصہ تک فن طبابت اور اپنی پُر سوز دعاؤں کے ذریعہ نوع انسان کے دُکھوں کو دور کرتے رہنے کی توفیق ملتی رہی۔

آپ نہایت سادہ اور حلیم الطبع اور منکسر المزاج بے نفس انسان تھے۔ نمازوں میں نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ لمبی دعائیں کیا۔ آپ کا خصوصی وصف تھا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ربوہ سے لندن ہجرت کے موقع پر آپ کو بھی ایک تاریخی کردار ادا کرنے کی سعادت ملی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم و مغفور محترم صاحبزادہ صاحب کو اعلیٰ علیین میں مقام قرب عطا فرمائے۔

مجلس انصار اللہ بھارت و مقامی قادیان اس المناک سانحہ ارتحال پر سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور محترم صاحبزادہ صاحب مرحوم کی بیگم صاحبہ محترمہ اور تمام اولاد اور جملہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی حفظ و امان میں رکھے آمین۔

تقریب نکاح و رخصتانہ

مؤرخہ ۲۳ جولائی ۱۹۹۰ء کو عزیزم مولوی فرزان احمد خان صاحب ابن مکرم اکبر خان صاحب آف کیرنگ اڑیسہ مبلغ سلسلہ کے نکاح کا اعلان مکرمہ سکینہ بیگم صاحبہ بنت مکرم غلام علی صاحب ماسٹر آف موسی بنی مائنز بہار کے ہمراہ مبلغ تیرہ ہزار پچیس روپیہ (Rs 13025/-) حق مہر پر مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب مبلغ نیپال نے پڑھا۔

۲- اسی روز بعد نماز مغرب عزیزم میاں جان خان صاحب ابن مکرم اکبر خان صاحب آف کیرنگ کے نکاح کا اعلان عزیزہ سائرہ بیگم بنت مکرم محمود خان صاحب آف سورو (موسی بنی مائنز) کے ہمراہ مبلغ اٹھارہ ہزار پچیس (Rs 18025/-) حق مہر پر مکرم مولوی فضل عمر محمود مبلغ سلسلہ نے پڑھا۔

بعد رخصتانہ دونوں بیٹوں کی بارات موسی بنی مائنز سے کیرنگ پہنچی ۲۶/۷ کو مکرم اکبر خان صاحب نے اپنے دونوں بیٹوں کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا تین سو افراد کو مدعو کیا۔ خوشی کے اس موقعہ پر اعانت بدر بھی پیش ادا کی گئی ہے۔ قارئین کرام سے ان دونوں رشتوں کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۳- میری بیٹی عزیزہ مریم صدیقہ صاحبہ کا رخصتانہ ہمراہ عزیزم آصف خان صاحب ابن مکرم ابراہیم خان صاحب بنگلور مؤرخہ ۲۳/۹ کو عمل میں آیا۔ اس نکاح کا اعلان محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۹ء کے موقعہ پر فرمایا تھا۔ اس رشتہ کے ہر طرح بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے تمام بزرگان اور قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے۔ خوشی کے اس موقعہ پر ۔۔۔ اعانت بدر میں ادا کئے گئے۔

رحمت بیگ بنگلور

شاہراہِ غلبۂ اسلام

وہ دیکھو منزل کے نشاں

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن آندھرا پردیش

الحمد للہ ماہ اگست میں افراد جماعت احمدیہ آندھرا پردیش کو بہترین انداز سے تبلیغی و تربیتی امور انجام دینے کی توفیق ملی۔

● اس ماہ محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب اور خاکسار ہر دو نے محترم جناب رام نیندر صاحب ڈھو سابق ڈائریکٹر سنسکرت اکیڈمی حیدرآباد سے ملاقات کی۔ انہیں تلگو منتخبہ آیات منتخبہ احادیث نبویہ اور منتخبہ اقتباسات حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحفۃً دیں۔ کیونکہ آپ کے ذمہ تلگو ترجمہ قرآن مجید کی نظرثانی تھی۔ حضور انور نے ان کو بطور تحفہ پانچ ہزار روپے دیئے جانے کی ہدایت فرمائی تھی۔ جب یہ رقم تحفۃً انہیں دینے لگے تو آپ نے فرمایا کہ اس رقم کو میری طرف سے جماعت احمدیہ کو تحفۃً دے دی جائے۔ یہ تو میری سعادت ہے کہ جماعت احمدیہ کے توسط سے قرآن مجید کی کچھ خدمات کا موقع ملا۔ نیز انہوں نے بتایا کہ دو سال قبل میری بیٹی شدید بیمار ہوئی تھی جس پر حضور انور کی خدمت میں دعا کے لیئے درخواست کی اور حضور کا بہت محبت بھرا خط مجھے ملا تھا۔ میری بیٹی ٹھیک بھی ہو گئی اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت دے۔

● حیدرآباد کے علاقہ نورا بنڈا میں خاکسار اور مکرم واصف اختر صاحب انصاری اور مکرم محمد شریف صاحب احمدی نے ایک عیسائی پادری کے گھر پر حضور انور کے خطاب اور جاسۃ الانہ یو۔کے کی تین گھنٹہ کی کیسٹ دکھائی جس میں مسلمان عیسائی نوجوان بوڑھے بچے اور خواتین نے بڑے شوق سے اس ویڈیو کیسٹ کو مسلسل تین گھنٹے تک دیکھتے رہے ابھی کئی عیسائی پادری مزید دیکھنے کی خواہش کر رہے ہیں۔

● حیدرآباد ہزالکش کو دیکھنے متعدد دوست آتے رہتے ہیں گزشتہ دنوں ایک غیر احمدی نوجوان تشریف لائے جب حضور علیہ السلام کے روحانی خزائن پر نظر پڑی تو اس وقت انہوں نے اس سیٹ کو خریدنے کے لیئے اور مزید لٹریچر حاصل کرنے اور اخبار بدر لگوانے کے لیئے ۲۵۰۰ روپیہ خاکسار کو پیش کر دیئے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ یہ نوجوان ہمارے احمدی نوجوان مکرم تنویر احمد صاحب اور مکرم ارشد حسین احمد صاحب سعید آباد کے زیر تبلیغ ہیں

● لندن کے ایک غیر احمدی نوجوان جو جماعت کے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتے تھے بعد نماز فجر غیر احمدیوں کی جامع مسجد افضل گنج کے خطیب صاحب اپنے ہمراہ میرے پاس لائے۔ تاکہ احمدیت کے متعلق معلومات بہم پہنچائی جاسکیں۔ ایک وقت تھا کہ غیر احمدی علماء لوگوں کو احمدیہ مشن آنے سے روکتے تھے لیکن اب حالات اور نقشے خلافت رابعہ کے ولولہ انگیز دور میں تبدیل ہو رہے ہیں۔ اور علماء خود راہنمائی کر رہے ہیں۔ الحمد للہ علی ذالک۔ ان صاحب سے دو تین میٹنگیں کی گئیں جن میں مکرم قریشی انعام الحق صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ مکرم محمد عبد القیوم صاحب ہلال گوئیہ اور خاکسار نے ان کے سوالات کا تسلی بخش جواب دیا۔ اور کتب لٹریچر بھی دیا گیا۔

● آندھرا پردیش کے ایک نئے ضلع میں جماعت کے قیام کے لیئے ہمارے ایک نومبائع کا خط ملا کہ تقریباً گیارہ صد افراد ایک نئے ضلع میں احمدی ہونے کے لیئے تیار ہو گئے ہیں آپ ۱۲ اگست کو پہنچ جائیں۔ ورنہ ہم لندن حضور کو شکایت کر دیں گے۔ جب محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کو اس کی اطلاع ہوئی تو فوری مذکورہ مقام پر پہنچنے کی ہدایت فرمائی۔ جس پر خاکسار اور مکرم رضوان احمد صاحب انصاری مکرم حیدر علی صاحب سرپنچ اس مقام پر پہنچے فوری طور پر ۲۲۴ افراد نے بیعت کی تقریباً ۱۰۰ گھر پر مشتمل یہ گاؤں ہے مکرم عبد الستار صاحب معلم کو فوری طور پر اس علاقہ میں رکھا گیا ہے

● ان دنوں حیدرآباد کے تین حلقوں میں مکرم حافظ و قاری عبد القیوم صاحب مکرم محمد شفیع صاحب خوری ننک منا بشارت نگر اور جلال کوچہ میں مستقل تعلیم القرآن کلاسز جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اور بشارت نگر میں احمدی بچوں کی نسبت غیر از جماعت بچے زیادہ شرکت کر رہے ہیں۔ نیز لال ٹیکری مکرم سیٹھ بشیر الدین صاحب ناظم انصار اللہ کے ہاں اتوار کو نماز فجر باجماعت اور درس قرآن مجید کا انتظام رہا جبکہ سعید آباد میں موتی منزل محترم اکبر حسین احمد صاحب کے ہاں چنچل گوڑہ سعید آباد و گرد و نواح کے مخلصین جماعت بروز اتوار نماز فجر باجماعت اور درس قرآن مجید میں شرکت فرماتے ہیں۔ جبکہ اس کے علاوہ فلک نما مسجد نماز فجر اور مسجد افضل گنج میں بعد نماز عصر درس کا انتظام جاری ہے۔ نیز جلال کوچہ میں نماز باجماعت کا انتظام ہے اس کے علاوہ ذیلی تنظیمات کے ماہانہ اور ہفتہ وار اجلاسات کا بھی انتظام ہے۔ الحمد للہ۔

● حیدرآباد کے کثیر الاشاعت روزنامہ رہنما دکن نے نہایت غلیظ مضمون جماعت احمدیہ کے خلاف شائع کیا جس کا جواب مکرم میر احمد صاحب عارف سیکرٹری تبلیغ جڑچرلہ نے دیا۔ جس کو ہفت روزہ آندھرا جنرل جو غیر احمدیوں کا اخبار ہے شائع کیا باوجود اس کے کہ اس ہفت روزہ کی اشاعت بہت کم ہے لیکن اس کی جرأت کی داد دینا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ چنانچہ اسی ہفت روزہ کو غیر از جماعت معززین۔ اداروں اور ایڈیٹران کو روانہ کیا گیا۔ اس میں خاکسار کا انٹرویو بھی شائع ہوا۔ جو ایڈیٹر صاحب نے مجھ سے لیا تھا۔

● مکرم سید تنویر احمد صاحب ناظر نشر و اشاعت مکرم سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب مکرم عبد الرؤف صاحب حاجتر سرکل انچارج مکرم قریشی انعام الحق صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان مکرم رضوان احمد صاحب انصاری نیز حیدر علی صاحب سرپنچ نے تبلیغی دورے کیئے جس سے اللہ کے فضل سے اندازہ لگایا گیا کہ متعدد دیہات کے افراد ہمیں آواز دے رہے ہیں کہ آپ آیئے ہم غیر احمدی علماء سے بیزار ہیں۔ آپ لوگ ہمیں اپنی آغوش میں ایک تعلیم و تربیت کا انتظام فرمائیں اور سچ یہ کہ آج حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کو قبول کرنے کیلئے قومیں تیار ہو رہی ہیں اور حضور علیہ السلام نے سچ فرمایا تھا کہ:۔

وہ گھڑی آتی ہے جب عیسیٰ پکاریں گے مجھے
اب تو تھوڑے رہ گئے دجال کہلانے کے دن

ولادت

مکرم پرویز احمد افضل صاحب آف دربھنگا کو اللہ تعالیٰ نے ۱۷ جون کو بیٹا عطا کیا ہے۔ نومولود وقف نو کی تحریک میں وقف ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام "ناصر الدین" تجویز فرمایا ہے موصوف اس خوشی میں اعانت بدر میں مبلغ ۵۰/ روپے ادا کرتے ہوئے بیٹے کی صحت و تندرستی والی لمبی عمر پانے اور نیک صالح خادم دین بننے کے لیئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار: مظفر احمد ناصر

منقولات

مان کے استعفا کی سراہنا

لدھیانہ ۱۳ اکتوبر (ساز) آج یہاں اکالی دل مان کے شہری جتھے کی ایک میٹنگ گوردوارہ دکھ نواران میں اس کے جتھہ دار تیج بخش سنگھ گریوال کی صدارت میں ہوئی جس میں شری سمرن جیت سنگھ مان کی طرف سے لوک سبھا کی ممبری سے استعفا دیئے جانے کی سراہنا کی اور پارلیمنٹ ہاؤس میں ۳ فٹ لمبی کرپان نہ لیجانے دینے کی مذمت کی میٹنگ میں اینٹی ریزرویشن اندولن کے دوران غنڈہ گردی کرنے اور بابلیک کی مورتی توڑنے جیسے واقعات کی مذمت کی گئی۔ میٹنگ میں مانگ کی گئی کہ بھاجپا صدر شری ایڈوانی کی رتھ یاترا کو روکا جانا چاہیئے اور کہا کہ اس سے فرقہ پرست طاقتوں کو شہ ملے گی اور دیش کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔

(روزنامہ ہند سماچار جالندھر ۱۴ اکتوبر ۱۹۹۰ء)

اذکروا موتاکم بالخیر (الحدیث)

قبولِ احمدیت میں ہماری داستان یہ ہے!

آہ! ڈاکٹر محمد حسین صاحب ساجد

از مکرم ڈاکٹر میاں محمد طاہر صاحب PORTLANDOREGON.U.S.A.

حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب جب پورٹ لینڈ تشریف لائے تو ساجد کی گفتگو کا نقطۂ مرکزیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کی باتیں تھیں وہ اُن کے پاس بیٹھتے تو یہ احساس لیتے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے ہیں۔ اور انکا رشتہ ہمارے محسن سے ہے۔ اور جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز خلیفہ بننے سے قبل پورٹ لینڈ تشریف لائے تو نہ صرف ساجد خدمت کے لئے حاضر تھے بلکہ اُن کی محبت اور خلوص کا اظہار اُن کی ہر ادا سے ٹپکتا تھا۔ پھر آپ کے واپس تشریف لے جانے پر بھی آپ سے خط و کتابت کا سلسلہ جاری رکھا۔ محبت اور وفا کا یہ پتلا شاید بے وفائی کے نقص سے پاک تھا۔ اور اُن کا دامن زندگی پھر اس دھبہ سے صاف رہا۔ میں نہیں جانتا کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو خلافت سے قبل کیسے مخاطب کرتے تھے۔ اور خطوط میں یا زبانی جذبات کا اظہار کیسے کرتے تھے۔ لیکن میرے سامنے ایک دفعہ حضور کی بات سناتے ہوئے کہنے لگے "بھائی جان حضرت صاحب" میں چونکا اور پوچھا کہ کیا کہا تو گھبرا گئے کہ شاید کوئی بے ادبی کی بات کہہ دی ہے۔ کہنے لگے کہ میں حضرت صاحب کی بات سنا رہا تھا۔ میں بھی ٹال گیا جیسے کہ میں نے یہ الفاظ سُنے ہی نہ تھے۔ اور سوچنے لگ گیا کہ ساجد کی زندگی جس ڈگر پر گذری ہے اُسے "اماں جان" کی بھی ضرورت تھی۔ اُسے "ابا جان" کی بھی ضرورت تھی۔ میری اماں جان کو اماں جان اور ابا جان کو ابا جان کہتے لیکن کسی کو آپا اور بھائی جان نہ کہہ سکتے۔ اُن کے سارے اپنے پرائے ہو چکے تھے۔ شاید اسی چھپی خواہش نے محبت کے جذبات کو اُبھارا تھا اور اُنہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہٖ العزیز کو بھائی جان حضرت صاحب کہہ کر گفتگو شروع کی۔

وہ بیماری جو پورٹ لینڈ میں شروع ہوئی تھی اور ذیابیطس کی شکل میں ظاہر ہوئی تھی بڑھتی گئی۔ ع

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

اور آخر کار LUPOID CIRR-HOSIS کی صورت اختیار کر گئی۔ جگر نے سڑنا شروع کر دیا تو جسم کے دوسرے حصوں پر بھی اثر پڑا خون کی نالیوں کے گچھے نم معدہ میں بن گئے اور پھر ایک دن اچانک خون کی اُلٹیاں آنا شروع ہو گئیں ڈاکٹروں نے علاج کیا۔ اللہ تعالےٰ نے شفا عطا فرمائی اور خون کی اُلٹیاں بند ہو گئیں۔ خون کی نالیوں کے گچھوں پر بعض دوائیوں کا SPRAY کیا گیا۔ جس سے اُس وقت آرام آ گیا۔ پھر ۱۹۸۶ء میں دل پر حملہ ہوا۔ اور اُس کے لئے دل کا آپریشن کروانا پڑا اللہ تعالیٰ نے اُس سے بھی معجزانہ طور پر شفا عطا فرمائی۔

آپریشن سے چند دن قبل ساجد سے ملنے کے لئے گیا ہوا تھا۔ میں نے پوچھا کہ کیا حال ہے تو میر تقی میر کے شعر کا ایک مصرعہ ذرا بدل کر پڑھ دیا ؎

"آخر اس تنہائی دل نے اپنا کام تمام کیا"

ڈاکٹروں کی رائے کے مطابق جگر کی بیماری ایک مہلک بیماری تھی جس میں مبتلا ہونے کے بعد زندگی کی طوالت بہت ہی مختصر ہو جاتی ہے۔ لیکن زندگی و موت پر اللہ تعالےٰ کو اختیار ہے اُس نے اپنے رحم و کرم سے کئی سال زندگی کے عطا فرمائے۔

۱۰ مئی ۱۹۸۸ء کو ساجد اپنے معائنہ کے لئے ڈاکٹر کے پاس گئے۔ انہیں خیال تھا کہ شام تک گھر واپس لوٹ آئیں گے۔ لیکن طبیعت میں کچھ کمزوری محسوس ہو رہی تھی۔ اس لئے ڈاکٹر نے ہسپتال میں داخل کر دیا۔ دوسرے دن خون کی اُلٹیاں شروع ہو گئیں دُعا اور دوا سبھی کچھ ہوا۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے بہت ہی شفقت سے توجہ فرمائی۔ دُعا کے ساتھ ساتھ دوائیں تجویز فرمائیں لیکن مشیت ایزدی پوری ہو چکی تھی۔ ڈاکٹر محمد حسین ساجد ۵۹ سال کی عمر پا کر ۲۵ مئی ۱۹۸۸ء کو اپنے مولا کے حضور جا حاضر ہوئے۔

جنازہ NASHVILLE سے نیویارک لایا گیا اور پھر وہاں نمازِ جنازہ کے بعد اُس قبرستان میں جس میں اور احمدی احباب دفن ہیں امانتاً دفن کر دیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہٖ العزیز نے پانچ اگست ۱۹۸۸ء کو مسجد لندن میں خطبہ جمعہ پڑھا تو اُس میں ارشاد فرمایا کہ "نمازِ جمعہ کے بعد کچھ نمازِ جنازہ غائب ہوں گے۔ دو جنازے پہلے کے ہیں۔ لیکن چونکہ میں نے نماز جنازہ غائب پڑھنے سے حتی المقدور احتراز کرنے کا اعلان کیا تھا۔ اور وضاحت کر دی تھی کہ کیوں ایسا کیا گیا ہے۔ اس لئے باوجود اس کے کہ ان کے متعلق میرے نزدیک ان کی نمازِ جنازہ غائب پڑھنے کی وجوہات تھیں میں انتظار کرتا رہا کہ بعد میں جب دو تین ایسے مواقع اکٹھے ہو جائیں تو پھر اکٹھی نمازِ جنازہ غائب ادا کی جائے۔ ایک نمازِ جنازہ ہماری آپا سیدہ بیگم صاحبہ کا ہے جو ملک عمر علی صاحب مرحوم ملتان کی بیوہ تھیں اور حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضؓ کی صاحبزادی تھیں۔ یہ کچھ عرصہ پہلے وفات پا چکی ہیں۔ اسی طرح ڈاکٹر محمد حسین صاحب ساجد صاحب امریکہ کی نمازِ جنازہ غائب ادا کی جائے گی۔ یہ بہت پہلے جب بیمار ہوئے تھے تو مجھ سے وعدہ لے چکے تھے کہ میں اُن کی نمازِ جنازہ پڑھاؤں گا۔ وعدہ ان معنوں میں کہ مجھ سے درخواست کر چکے تھے اور میں نے دل میں فیصلہ کر لیا تھا۔ بہت لمبا عرصہ بہت شدید بیماری میں مبتلا رہ کر فوت ہوئے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بار بار اعجازی رنگ میں بچتے بھی رہے۔ اور ڈاکٹر حیران تھے کہ کس طرح اتنا لمبا وقت مل گیا۔ کیونکہ ان کے نزدیک اُن کو بہت پہلے فوت ہو جانا چاہئے تھا۔ بہت نیک انسان۔ خدمت دین کرنے والے اور تبلیغ کرنے والے تھے۔ اُنہوں نے بچوں کی بہت اچھی طرح تربیت کی ہے۔ میرا تو ارادہ تھا کہ اُن کی نمازِ جنازہ انشاء اللہ بعد میں پڑھاؤں گا لیکن چونکہ اُس وقت اعلان کیا تھا اس لئے فوری طور پر نمازِ جنازہ غائب پڑھانے سے رُک گیا۔ اُن کی بیگم صاحبہ نے شکوے کا خط تو اس طرح نہیں لکھا۔ لیکن صرف یہ لکھا کہ "اچھا آپ ڈاکٹر ساجد کا جنازہ نہیں پڑھائیں گے؟" بس ایک فقرہ تھا اس سے زیادہ شکوہ اور کیا ہو سکتا تھا؟"

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ڈاکٹر محمد حسین ساجد کے لئے دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنی رضا کی جنت میں ایک خاص مقام عطا فرمائے۔

میرا ساجد کا ۴۳ برس کا ساتھ تھا۔ دوستی تھی۔ بھائی چارہ تھا اور پھر رشتہ داری تھی۔ کالج آنا جانا اکٹھے تھا پھر میڈیکل کالج میں داخل ہوئے تو اکٹھے۔ کراچی چھوڑ کر کینیڈا چلے آئے تو باہمی مشورہ سے جب میڈیسن میں SPECIALIZE کرنے کا وقت آیا تو پھر دونوں نے مل کر فیصلہ کیا کہ وہ NEUROLOGY اور میں NEUROSURGERY میں SPECIALISE کروں اور اُس کے لئے ایک ہی یونیورسٹی میں داخل ہوئے۔ ایک مدت تک ایک ہی شہر بلکہ ایک ہی گھر میں رہتے۔ جب کسی جماعت اور دین کی خدمت کی بات چلتی

تو دونوں حصہ لیتے۔ میں نے ایک مرتبہ خواب میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور میں نے درخواست کی کہ کیا میں حضور کے قدموں کو بوسہ دے لوں۔ حضور نے مسکرا کر فرمایا ہاں دے دو۔ پھر میں نے پوچھا کہ حضور کیا ساجد بھی بوسہ دے لے تو فرمایا ہاں وہ بھی دے لے خواب میں بھی وہ دور نہ تھے اور اب جب اللہ تعالیٰ کے ہاں حاضر ہونے کی بات چلی تو مجھ سے مشورہ کئے بغیر پہنچ گئے اور یہ بھی نہ دیکھا کہ پیچھے کون رہ گیا ہے۔ ہاں یہ بھی جانتا ہوں کہ میں تو کیا ساجد کسی کو بھی تکلیف نہ دے سکتے تھے۔ وہ بہت رقیق القلب انسان تھے۔ شاید مسلسل تکالیف سہنے کی وجہ سے وہ حساس اور نازک دل ہو چکے تھے۔ اگر میری تکلیف کا انہیں احساس ہوتا تو شاید رک جاتے۔ اور شاید ابھی کچھ دیر اور ٹھہر جاتے۔ دل تو چاہتا ہے کہ پوچھوں کہ کیا تیرا بگڑتا جو نہ مرتا کوئی دن اور لیکن شاید اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہوتے اُسے ہی رفیق اعلیٰ کہتے ہوئے دنیا کے تمام رشتوں سے منہ موڑ کر اس کے سامنے جا حاضر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں پیار بھری نظروں سے دیکھے اور محبت بھری بانہوں میں لے لے۔ یہ دنیا تو ان کے لئے قید خانہ ہی رہی۔

احباب سے یہ بھی درخواست ہے کہ میرے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرا بھی خاتمہ بالخیر کرے۔ جس منزل کے لئے دونوں نے قدم مارنا شروع کئے تھے۔ اس میں ایک ساتھی بہت آگے نکل گیا۔ اور دوسرا ابھی صدمے سے جری کاروان رہا۔ اللہ تعالیٰ میرے گناہ بھی معاف فرمائے ؎

کی تفصیلی کیبنٹ بنی؟

(روزنامہ ہند سماچار جالندھر ۱۰ اکتوبر ۱۹۹۰ء)

اسحاق نے قلم کی ایک نوک سے جمہوریت کا قتل کر دیا۔ بے نظیر

بر سر اقتدار آ گئی تو لوگ "قاتلوں" سے چن چن کر سیاسی بدلہ لیں گے!

چنڈی گڑھ ۔ ۹ اکتوبر (این ایس پی ہدایت) پاکستان کی سابق وزیر اعظم بیگم بے نظیر بھٹو نے دعوے کیا ہے کہ ۲۴ اکتوبر کو ہونے والے قومی اسمبلی کے چناؤ کے موقعہ پر ملک کو دونوں ہاتھوں سے لوٹنے والے تمام لوگ ایک کمزور عورت سمجھ کر میرے خلاف اکٹھے ہو گئے ہیں۔ لیکن وہ یہ نہیں جانتے کہ بے نظیر کے پیچھے ایک طوفان جیسی عوامی طاقت تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے۔ جو سب کو بہا کر لے جائے گی۔ نوائے وقت کے مطابق کئی انتخابی جلسوں سے خطاب کرتے ہوئے بیگم صاحبہ نے "یا اللہ یا رسول۔ بے نظیر بے قصور" نعروں کی گونج میں کہا کہ اپوزیشن پارٹیوں کے سارے بڑے بڑے پہلوان جن میں پٹواری سے لے کر راشٹر پتی غلام اسحاق خان تک شامل ہیں۔ ایک ابلا عورت کے خلاف اکٹھے ہو گئے ہیں۔ اپوزیشن والے کہتے ہیں کہ وہ عورت کی حکمرانی کے خلاف ہیں۔ کیونکہ عورت کمزور ہوتی ہے۔ مگر میں ان سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ اگر عورت کمزور ہوتی ہے تو سارے پہلوان اکٹھے ہو کر ایک عورت کے خلاف کیوں میدان میں اتر آئے ہیں۔ ؟ میں نے کون سے ٹینک اور توپیں پکڑ رکھی ہیں۔ بے نظیر نے کہا کہ مجھے دوبارہ برسر اقتدار آنے دو لوگ چن چن کر ہمارے دشمنوں سے سیاسی بدلے لیں گے اور اس طرح ہمارے سیاسی تیر کے آگے کوئی ٹھہر نہیں سکے گا۔ یاد رہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی کا چناؤ نشان "تیر" ہے۔

انہوں نے کہا کہ ہم نے قومی ایکتا کی خاطر غلام اسحاق خاں کو راشٹر پتی چنا۔ مگر انہوں نے قلم کی ایک نوک سے جمہوریت کو قتل کر دیا۔ تالیوں کی گونج میں بیگم بے نظیر نے کہا کہ راشٹر پتی اور ان کے پیچھے تیار ہو جائیں عوام ان کا ضرور حساب کتاب کریں گے اور انہیں ملک سے بھاگنے نہ دیں گے۔ فوجی ڈکٹیٹروں اور غلام اسحاق خاں جیسے لوگوں نے بار بار اسمبلیاں توڑ کر جمہوریت کو مذاق کا موضوع بنا دیا ہے۔ انہوں نے گلہ کیا کہ جب ہمارے راشٹر پتی کا داماد امریکہ میں پکڑا جاتا ہے تو اس وقت کوئی ایکشن نہیں ہوتا۔ لیکن جب ہم ڈکٹیٹر شاہی کے خلاف آواز بلند کرتے ہیں تو ہمیں عدالتوں میں گھسیٹ لیا جاتا ہے۔ مجھے ہر روز کسی نہ کسی عدالت میں طلب کیا جاتا ہے۔ غصے سے بھرے لہجہ میں بے نظیر نے میز پر مکے مار کر اعلان کیا کہ پاکستانی عوام نے جنرل ایوب خاں اور جنرل ضیاء الحق کی ڈکٹیٹر شپ کا مقابلہ کیا یہ اسحاق خاں تو بہت چھوٹا سا جرنیل ہے۔ وہ عوام کے سامنے ٹھہر نہیں سکے گا۔ غلام اسحاق خاں تو ملک کے صدر ہونے کے ساتھ ساتھ ہمارے سیاسی مخالف اسلامی جمہوری اتحاد کے بھی صدر بن بیٹھے ہیں۔

(روزنامہ ہند سماچار جالندھر ۱۰ اکتوبر ۱۹۹۰ء)

درخواست دعا

درویشان قادیان اور دیگر احباب جماعت جس باقاعدگی اور پیار و محبت سے میرے بیٹے اسیر راہ مولیٰ محمد الیاس صاحب منیر کی باعزت رہائی کے لئے دعائیں کر رہے ہیں۔ ان پر آپ سب کو جزاکم اللہ احسن الجزاء عرض کرتا ہوں۔ نیز دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی دعاؤں کو قبول فرمائے اور بفضلہ تعالیٰ ان اسیران راہ مولیٰ کے بارہ میں کوئی نشان ظاہر فرمائے کہ یہ سب ۹۰ (؟) دن میں نجات پا کر ہماری اور ہمارے پیارے امام کی آنکھوں کو ٹھنڈا کرنے والے بنیں۔ اور اپنے بیوی بچوں اور دیگر لواحقین کے لئے خوشیاں لانے والے بنیں۔ آمین ثم آمین۔ نیز اللہ تعالیٰ اس کے دونوں بھائیوں کو اولاد نرینہ سے بھی نوازے ۔۔۔ ۱۹۹۰ نے میکسیکو میں احمدیت کا پودا لگانے میں خوب کام کیا تھا۔ میری بچی جو مرحوم ۔۔۔ منصور احمد ملک منڈولی احمد صاحب ۔۔۔ امر تسر کی ۔۔۔ کے بعد بھی بہت ۔۔۔

مستقولات

ایڈوانی خواہ کتنی رتھ یاترا کر لیں وہ ایودھیا میں

۷ جنموں میں بھی رام مندر نہیں بنا پائیں گے!

ملائم سنگھ یادو کا بھاجپا کو چیلنج ۔ دیش میں ہندو راشٹر بھی قائم نہیں ہو سکے گا

سہارنپور ۔ ۹ اکتوبر (گوتم) بھاجپا پردھان لال کرشن ایڈوانی چاہے کتنی بھی رتھ یاترا کر لیں۔ وہ سات جنموں میں بھی ایودھیا میں مسجد گرا کر رام مندر نہیں بنا پائیں گے۔ اور نہ ہی دیش میں ہندو راشٹر ہی قائم ہو پائے گا۔ یہ بات آج اتر پردیش کے مکھیہ منتری شری ملائم سنگھ یادو نے یہاں سے ۱۵ کلو میٹر دور گاگلہیڑی میں ہوئی سد بھاؤنا ریلی میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ اگر وسط مدتی چناؤ ہوئے تو بھاجپا کو اپنی اوقات کا پتہ چل جائے گا۔ شری یادو نے کہا کہ مجھے کہا جا رہا ہے کہ اتر پردیش کی حدود میں داخل ہونے پر اگر شری ایڈوانی کو گرفتار کیا گیا تو اس کے بھیانک نتائج ہوں گے۔ اس بارے مجھے اتنا ہی کہنا ہے کہ مجھے کسی پاگل نے نہیں کاٹا کہ میں کسی کو ایسے ہی گرفتار کرتا پھروں۔ لیکن اگر کسی نے قانون کو توڑنے کی کوشش کی تو کارروائی ضرور ہو گی۔ وہ چاہے کتنا ہی بڑا لیڈر کیوں نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ ان کے نام کے ساتھ طرح طرح کے الفاظ لگا کر انہیں بے عزت کیا جاتا ہے۔ مسلمانوں کے تئیں جانبدار ہونے کا الزام لگایا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نہ ہندو مخالف ہوں اور نہ مسلمان پرست۔ میں تو انسانیت کا پجاری ہوں انسانیت کی حفاظت کے لئے میں اپنا خون بھی بہانے کو تیار ہوں۔ شری یادو نے وشو ہندو پریشد کے نیتاؤں کو صلاح دی کہ وہ ایودھیا کی بجائے چترکوٹ میں رام مندر بنا لیں۔ کیونکہ یہ استھان بھگوان رام کو بہت پیارا تھا۔ اس موقعہ پر ہر دوار حلقہ کی ودھایکا شریمتی بملا راکیش نے مکھیہ منتری کو ۱۱۱۱ روپیوں کی تھیلی اور علاقہ گاگلہیڑی کی طرف سے اقبال سنگھ یادو نے ۱۰۰۰۰ روپے (؟) ۔۔۔

روسیوں سے ملاقات

رپورٹ مرتبہ مکرم ایم خلیل احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ مدراس

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کی بناء پر کہ سارے احمدی اپنے ملک میں بسنے والے روسیوں کو تبلیغ کریں جماعت احمدیہ مدراس نے تامل ناڈو میں بسنے والے روسیوں تک پیغام پہنچانے کی کوشش کی۔ پہلا کام کرنے کے لئے جناب ایم خلیل احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ مدراس اور مولوی منیر احمد صاحب H-A سیکرٹری تبلیغ مدراس نے مدراس کے "INDO-SOVIET CULTURAL ASSOCIATION." سے رابطہ قائم کیا اور اس کے سیکرٹری سے ملاقات کی۔ اور جماعت کا تعارف کرایا۔ ان کے ذریعہ مدراس کے "SOVIET CULTURAL CENTRE" اور "U.S.S.R. BOOK CENTRE" کے انچارجوں سے بھی ہمارا تعارف ہوا۔ ان کے ذریعہ سے یہ اطلاع ملی کہ مدراس سے تقریباً ۲۵۰ کلومیٹر دور واقع KADALOOR میں دو سو سے زائد روسی خاندان موجود ہیں جن میں سے اکثر مسلمان ہیں۔ اس اطلاع کی بناء پر صدر جماعت احمدیہ مدراس اور مولوی منیر احمد صاحب H-A گذشتہ ۱۶/۹/۹۰ کو KADALOOR پہنچے۔ انہوں نے منتخب آیات قرآن مجید کے روسی تراجم اور قرآن مجید کا روسی ترجمہ اور روسی زبان میں جماعتی لٹریچر ساتھ لیکر KADALOOR میں واقع رشین کالونی تک پہنچ کر وہاں کے پہرہ دار سے اپنی آمد کا مقصد بتایا پہرہ دار نے جواب دیا کہ چونکہ اتوار کا دن چھٹی کا دن ہوتا ہے۔ اور اس دن سب مصروف ہوتے ہیں لہذا آپ کی کتب کو کوئی نہیں خریدے گا۔ اس کا یہ جواب سُن کر یہ دونوں احمدی ہمّت نہیں ہارے۔ کیونکہ انہوں اپنے آقا حضرت سیدنا امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تکمیل کے لئے ایک لمبا سفر طے کیا تھا اور انہیں یہ قوی امید تھی کہ اللہ تعالےٰ ان کو نیتوں کے مطابق محض اپنے فضل سے ان کی مساعی میں برکت ڈالے گا۔ صدر صاحب جماعت احمدیہ مدراس نے پہرہ دار سے کہا "اگر ہمیں یہاں کے روسی مسلمانوں میں سے صرف ایک مسلمان سے بھی ملاقات کا موقعہ مِل جائے تو ہم اس سے بات چیت کرکے یہاں سے چلے جائیں گے"۔

بات چیت کے دوران ہی اس راستہ سے ایک روسی گزرا۔ پہرہ دار نے بتایا کہ یہ مسلمان ہیں۔ مولوی منیر احمد صاحب نے فوراً ان کو السلام علیکم کہتے ہوئے ان کی طرف ہاتھ بڑھایا اس روسی نے بھی بغیر کسی جھجک کے وعلیکم السلام کہتے ہوئے مصافحہ کیا۔ روسی زبان کے قرآن مجید کا ترجمہ اور روسی زبان میں جماعت کے پمفلٹ کو دیکھنے کے بعد وہ بہت حیران رہ گئے اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے بہت جذبے کے ساتھ روسی زبان میں باتیں کیں انہیں دیکھ کر اور ایک روسی خاتون دوڑ کر ہماری طرف آئی وہ ایک عیسائی خاتون تھی اسے تھوڑی بہت انگریزی بھی آتی تھی اس نے جب ہمارے پاس قرآن مجید کا روسی ترجمہ دیکھا تو اس نے بڑی دلچسپی سے سوال کیا کہ کیا آپ کے پاس بائیبل مترجم روسی زبان میں نہیں؟ اس خاتون کو بڑی حکمت کے ساتھ جواب دیا گیا۔ اس خاتون نے اپنے پاس کھڑے ہوئے ایک طفل سے بتایا کہ یہاں یہ لوگ قرآن مجید لائے ہیں اسے اپنی والدہ کو جاکر بتاء۔ وہ بچہ تھوڑی دور دوڑنے کے بعد پیچھے مڑا اور یہ سوال کیا کہ وہ کیا لائے ہیں؟ اس پر اس خاتون نے بلند آواز سے یہ جواب دیا کہ قرآن ہاں قرآن لائے ہیں یہ سُن کر اور کچھ روسی خواتین بھی ہمارے ارد گرد جمع ہوگئیں۔ ان کی دلچسپی اور جذبے کو دیکھ کر پہرہ دار دوڑ کر اندر گیا اور دو تین اور روسی مسلمانوں کو ہمارے پاس لے آیا۔

جب انہوں نے دیکھا کہ قرآن مجید کا روسی ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے تو سب بے حد خوش ہوئے۔ چونکہ انہیں روسی زبان کے علاوہ اور کوئی زبان آتی نہیں تھی لہذا انہوں نے اپنے جذبے کا الفاظ میں اظہار نہیں کر سکے۔ ان کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے بڑی حیرت سے ہماری طرف دیکھنے لگے۔ ہمارے پاس جو قرآن مجید تھا۔ اسے انہوں نے قیمتاً خرید لیا یہ سوال کرتے ہوئے کہ کیا آپ کے پاس اور قرآن مجید نہیں ہے؛ انہوں نے ہمارے تھیلوں کی تلاشی لی۔ انہوں نے ہم سے طلب کیا کہ انہیں بڑے حروف والے قرآن مجید اور یسرنا القرآن دیا جائے۔ بڑی بے چینی سے انہوں نے ہم سے یہ سوال کیا کہ آپ ہمارے پاس پھر کب آئیں گے؟ اور بڑے اصرار سے ہم سے دوبارہ وہاں آنے کی درخواست کی۔ اس COLONY میں بسنے والے سب روسیوں کو جماعتی پمفلٹ دیئے گئے۔

یہاں پچاس روسی خاندان موجود ہیں۔ اس کے ارد گرد بڑی بڑی روسی کالونیاں بھی ہیں۔ چونکہ ہمارے پاس روسی لٹریچر کا STOCK ختم ہو چکا تھا اس لئے ہم وہاں نہیں جا سکے۔

اس واقعہ نے ہمارے دِل میں اس خیال کی تقویت بخشی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کہ "روس میں اپنی جماعت کو ریت کے ذروں کے مانند دیکھ رہا ہوں"۔

پورا ہونے کا وقت دور نہیں ہے۔ خدا تعالےٰ اس پیشگوئی کو احسن رنگ میں جلد پورا کرے

درخواست دُعا ہمارے ایک دوست مکرم مقبول احمد صاحب ڈرائیور آف جنجولی ضلع گلبرگہ کرناٹک اسٹیٹ کچھ عرصہ سے معاشی پریشانی سے دوچار ہیں بعض *

تبلیغی رپورٹ جماعت احمدیہ منار گھاٹ

مورخہ ۲۱ ر ستمبر بروز جمعہ بعد نماز عصر جماعت احمدیہ منار گھاٹ کے زیر اہتمام ایک تبلیغی پروگرام بنایا گیا۔ اس میں خاکسار کے علاوہ دو خدام اور تین انصار بھائیوں نے شرکت فرمائی منار گھاٹ کورٹ جنکشن سے تین کلو میٹر پیر مباڈاری اور ذاک۔ ہاؤس کالونی میں ہر ایک گھر اور دوکان میں جاکر تبلیغی لٹریچر مفت تقسیم کیا اور کتب فروخت کیں بہت سے مسلم اور غیر مسلم دوستوں سے گفتگو ہوئی۔ دو گھنٹے کے اندر ساٹھ روپے کا تبلیغی لٹریچر فروخت ہوا۔ ہندو دوستوں نے بنام "شری رام ایک سچا نبی" کتاب ڈھونڈ کر حاصل کی

اللہ تعالےٰ اچھے اثرات پیدا کرے۔ آمین

تعلیمی کلاس مجلس خدام الاحمدیہ

مورخہ ۲۱ ر اور ۲۸ ر ستمبر ۱۹۹۰ء بروز جمعہ بعد نماز مغرب مجلس خدام الاحمدیہ کے لئے خاص طور پر تعلیمی کلاس لگائی گئی خدام الاحمدیہ کے دینی امتحان کے لئے خصوصی طور پر قرآن کریم کا ترجمہ و چہل حدیث اور دینیات و دینی معلومات کی کلاس لگائی گئی۔ خدام و اطفال کلاس میں آکر نوٹ لکھتے رہے۔

درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ بہترین نتائج ظاہر فرمائے

خاکسار سی ایچ عبد الرحمن معلم وقف جدید منار گھاٹ

* امراض بھی انہیں لاحق ہیں۔ موصوف اپنی جملہ مشکلات کے ازالہ کامل شفایابی اور قبول حق کے لئے جملہ قارئین بدر سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ناظم وقف جدید قادیان)

منقولات

۲۷ سالہ خاتون نے اتحاد کے لیڈران کو گیدڑوں کی طرح آگے لگا رکھا ہے۔ طاہر القادری

نوائے وقت نے یہ دلچسپ انکشاف کیا ہے۔ کہ وزیر اعظم کے عہدہ کے لئے جتنے بھی امیدوار چناؤ میدان میں ہیں۔ وہ تمام کے تمام ۲،۲ حلقوں سے قسمت آزمائی کر رہے ہیں۔ ان میں غلام مصطفےٰ جتوئی پنجاب اور سندھ سے۔ بیگم بے نظیر بھٹو سرحد اور سندھ سے، محمد خان جونیجو پنجاب اور سندھ سے۔ جبکہ اعجاز الحق اور میاں نواز شریف بھی پنجاب کے ۲،۲ حلقوں سے چناؤ لڑ رہے ہیں۔ پاکستان عوامی تحریک کے لیڈر طاہر القادری نے کہا ہے کہ ۲۷ سال کی ایک لڑکی بے نظیر بھٹو نے اسلامی جمہوری اتحاد کے لیڈران کو گیدڑوں کی طرح آگے لگا رکھا ہے۔ اس کے برعکس اتحاد کے ترجمان نے کہا۔ کہ بے نظیر نے اسلامی سزاؤں کو ظالمانہ کہہ کر خدا کے غضب کو دعوت دی ہے۔ اور اس نے اس معاملہ میں معافی کی گنجائش ہی نہیں چھوڑی۔ اس نے اپنے دورِ حکومت میں اسلام کے لئے کچھ نہیں کیا۔ جس کا حساب اب اسے چکانا ہوگا۔

(روزنامہ ہند سماچار جالندھر ۱۲ اکتوبر ۹۰ء)

درخواست دعا

مکرم حاجی جمال الدین صاحب آف میانگم، شدید طور پر بیمار ہیں۔ اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ موصوف بہت تبلیغی جوش رکھنے والوں میں سے ایک ہیں۔ احباب جماعت سے کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا کی تحریک ہے۔

(تحریک شوریٰ بمعہ رحمۃ اللہ ...)

۲۔ مکرم فیروز الدین صاحب انور زعیم اعلیٰ انصار اللہ کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ مکرم بشیر عالم صاحب ابن مکرم سید محمد عاشق حسین صاحب زیادہ بیمار ہیں کاروباری پریشانیاں بھی ان کو ہیں ان کی والدہ محترمہ بھی علیل ہیں، صحت کاملہ اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

سیرۃ حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ رضی اللہ عنہا

حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ کی سیرۃ و سوانح پر مشتمل تابعین اصحاب احمد جلد سوم بہت سے غیر مطبوعہ مواد کے اضافہ کے ساتھ شائع کی گئی ہے۔ جس کی قیمت ستر روپے اور غریب افراد کے لئے جلسہ سالانہ تک پچپن ۵۵ روپے ہیں ایک سو جلدیں ریزرو رکھی گئی ہیں۔ اجتماع و جلسہ سالانہ پر حاصل کرنے والوں کو ڈاک خرچ کی بچت ہوگی۔

مینیجر بک ڈپو اصحاب احمد۔ محلہ احمدیہ قادیان

ربوہ میں آپ کے قدیمی احمدی جیولرز

محمود جیولرز

گول بازار۔ ربوہ (پاکستان) فون ۶۸۲/۶۸۱

ارشاد نبوی ﷺ

اَسْلِمْ تَسْلَمْ

اسلام لا۔ تو ہر خرابی، برائی اور نقصان سے محفوظ رہے گا۔

محتاج دعا

یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی۔ (مہاراشٹر)

قادیان دارالامان میں مکان یا پلاٹ کی خرید و فروخت کے لئے خدمات حاصل کریں

احمد پراپرٹی ڈیلرز

پروپرائیٹر:۔ نعیم احمد طاہر۔ احمدیہ چوک قادیان ۱۴۳۵۱۶

AHMAD PROPERTY DEALERS
AHMADIYYA CHOWK QADIAN 143516

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائیٹر

سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ

خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری۔ نارتھ ناظم آباد کراچی فون ...

شریف جیولرز

اقصیٰ روڈ ربوہ (پاکستان) فون:۔ دکان: ۶۹۴ رہائش: ۸۱۱

پروپرائیٹر:۔ حاجی شریف احمد حاجی حنیف احمد کامران

YUBA
QUALITY FOOT WEAR

الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ

پیشکش:۔ بنانی پولیمرز کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

ٹیلیفون نمبرز:۔ 5216 — 5137 — 4028 — 43

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

زوجام عشق ۱۰۰/- روپے

حبوب مفید اٹھرا ۲۵/- روپے

اکسیر اولاد نرینہ (دو کورس)

تریاق معدہ ۱۵/- ۸/-

روشن کا جلع

حب جدوار ۲۰/-

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ (پاکستان)

أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

CALCUTTA - 700073.

PHONES:- OFFICE :- 275475 RESI :- 273903.

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے وہ آئے گا انجام کار

(درثمین)

AUTOWINGS,

15 - SANTHOME HIGH ROAD,

MADRAS - 600004.

PHONE NO.

76360

74350

آٹو ونگس

اَلْخَيْرُ كُلُّهُ فِي الْقُرْآنِ

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

THE JANTA,

PHONE :- 279203

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

اِشْفَعُوا تُؤْجَرُوا

(سفارش کیا کرو، تم کو سفارش کا بھی اجر ملے گا)

(حدیث نبوی)

RABWAH WOOD INDUSTRIES,

SAW MILLS & FOREST CONTRACTORS,

DEALERS IN:- TIMBER TEAK POLES, SIZES,

FIRE WOOD.

MANUFACTURERS OF:- WOODEN FURNITURE,

ELECTRICAL ACCESSORIES, ETC.

P.O. VANIYAMBALAM. (KERALA)

نام ہو پھر ختم محمد جہاں میں ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

رائچوری الیکٹریکلیس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICURI ELECTRICALS,

(ELECTRIC CONTRACTOR)

TARUN BHARAT CO-OP. HOUSE SOCIETY LTD.

PLOT NO. 6 GROUND FLOOR, OLD CHAKALA

OPP. CIGARETTE HOUSE, ANDHERI (EAST)

PHONES { OFFICE :- 6348179 } BOMBAY - 400059.
RESI :- 6233389 }

خدا کی پسندیدہ دو باتیں

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ۔ (بخاری و مسلم)

ترجمہ:- دو باتیں ایسی ہیں جو زبان پر تو بالکل ہلکی ہیں مگر قیامت کے دن ترازو میں بہت بھاری ہوں گی اور وہ اللہ تعالیٰ کو بہت پسندیدہ ہیں یعنی (۱) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ (۲) سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ۔

طالبانِ دعا { محمد شفیق سہگل۔ محمد نسیم سہگل۔ محمد لقمان جہانگیر۔ مبشر احمد۔ ہارون احمد۔ پسران مکرم میاں محمد بشیر صاحب سہگل مرحوم۔ کلکتہ۔

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکش: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس رسٹا کسٹ، جیون ڈریسیز۔ مدینہ میدان روڈ بھدرک ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر:۔ شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر:۔ 294

ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ: "فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے۔"

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈ لک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی اُوشا پنکھوں اور سلائی مشین کا سیل اور سروس

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS,
6 - ALBERT VICTOR ROAD, FORT.

GRAM. MOOSARAZA
PHONE. 605558

BOMBAY - 560002.

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش: عبدالرحیم و عبدالرؤف۔ مالکان حبیب سماری مارکٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

AUTHORISED JEEP JOBBERS PARTS

AUTHORISED DISTRIBUTORS

AUTHORISED DEALERS

AUTOTRADERS
16 - MANGOE LANE
CALCUTTA - 700001
"AUTOCENTRE" - تار کا پتہ

آٹو ٹریڈرز
۱۶۔ مینگو لین۔ کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۰۱

ہر قسم کی گاڑیوں، پٹرول اور ڈیزل کار، ٹرک، بس، جیپ اور ماروتی کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں !!

ٹیلیفون نمبرز:۔ 28-5222 اور 28-1652

"اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے!"

(کشتی نوح)

NIR ®
CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں!!
آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ریگزین، ہوائی چپل، نیز پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!

پرنٹر پبلشر ... قادیان مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۹۰ء رجسٹرڈ نمبر پی / جی ڈی پی ۔ ۱۲